ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یہ کتاب لاجواب مجموعہ حمد و نعت مصنفہ مولوی علاء الدین صاحب جلالی حصہ اول



حسب ایمائے تاجر ذیشان منشی جوالا پرشاد صاحب مہتمم مطبع ہذا بصد تصحیح

در مطبع جوالا پرکاش میرٹھ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم کو جس گھڑی حمدِ الٰہی کا خیال آیا
تو میری طبع سے ہر ایک مضمون بے مثال آیا

لرز کر ہو گیا دل پانی پانی تیری حجرت سے
تصور جبکہ عصیان کا مجھے اے لایزال آیا

جواب جود سے مجھکو مشرف کر خداوندا
کہ تیرے در پہ بخشایش کا میں لیکر سوال آیا

دلِ پژمردۂ عشاق کرتا ہی تو ہی شادان
ترے دربار نصفت سے نہ کوئی پر ملال آیا

مطیع حکم پر تیرے سدا رحمت ہوئی تیری
خلافِ راہ سُنت پر ہمیشہ سے وبال آیا

کرونگا حشر تک حق سے نہ شکوہ رنج دوری کا
اگر تقدیر سے ہنگامۂ قرب و وصال آیا

بجھا دیگا جہنم کو سرشک آب عصیان سے
سرِ محشر الٰہی گر جلالی کو جلال آیا

لکھ قلم مطلع تو وہ اللہ کی تمہید کا
منکشف ہو جس سے عقدہ معنی توحید کا

عرصۂ وحدت میں رخشان ہو جو تیغ عشق حق
جون قمر دہوکا ہو عالم کو ہلال عید کا

تابش نور احد کو دیکھکر قندیل میں
گھٹ گیا افلاک پر رونقہ مہ و خورشید کا

کر کے ازبر شوقِ دل سے مصحفِ رب العلا
مین بھی حافظ بنگیا ہر آیۂ تمجید کا

طورِ دل پر ہو ضیائے حق اگر جلوہ فگن
صورت موسےٰ نکالین ہم بھی ارمان دید کا

لوحِ دل پر کلکِ قدرت نے بہنگامِ ازل
دائرہ کھینچا ہے کیا اللہ کی توحید کا

توڑ کر کفرستان آیا رہ اسلام پر
حکم جب پہونچا جلالی پر ترے تاکید کا

قافلہ میرا جو بطحا کے قرین جا اُترا
صاف آنکھون مین اُسی کعبہ کا نقشا اُترا

تم وہ محبوب خدا ہو کہ فلک پر تم سے
خاص قرآن حمید اے شہِ والا اُترا

حال مین جامۂ ہستی کے اڑادون ٹکڑے
شہ کا ملجائے جو پیراہن زیبا اُترا

کوبہ کو دوری احمد نے پھرایا مجھکو
آجتک سر سے نہ اے چرخ یہ سودا اُترا

سُنکے شہرہ ترے اعجاز شفاعت کا نبیؐ
ہو کے خوش چرخ چہارم سے مسیحا اُترا

حسرتین آئین زیارات کو ناجی ہو کر
خانۂ دل مین جو محبوب خدا کا اُترا

بھرے ارمان بصد یاس یہی کہتے ہین
قبر مین عاشق احمد کا جنازہ اُترا

رنگ لائے دلِ مجروح کے ارمان کیا کیا
ناوک عشق نبیؐ سینہ مین جب آ اُترا

دیکھکر چہرۂ محبوب خدا کی تابش
حق تو یہ ہے کہ رخ ماہ کا جلوا اُترا

آپ کی شان مین نازل ہوا لولاک لما
جز نبیؐ کس پہ یہ فرمان خدا کا اُترا

جوش زن دل مین ہوئی شہ کی جو موج رحمت
پھر تو اک پل مین شفاعت کا یہ دریا اُترا

شبِ معراج شہا تیری سواری کا براق
جا کے اک دم مین سرِ عرش معلیٰ اُترا

تیری صورت کا نور آتی نظروں سی
بے حجابانہ ہوئیں شاہ سے کیا کیا باتیں
یا نبی تیری شفاعت کا وسیلہ پاکر
تو ہے وہ نورِ الہی کہ تری صورت کا
پیش داور ہیں ترے لطف سے یا شاہِ امم
ہم بھی دیکھیں گے محمد کا جمالِ اکرم
ہے تری ذات سے یاسین و مزمل کو شرف
تم گئے خلد میں جبدم تو برائے تعظیم

دیدۂ دل میں وہ جب نورِ سراپا اترا
پردۂ وحدت حق ہی شب اسرا اترا
دل سے بیساختہ اندیشۂ عقبےٰ اترا
نہ کبھی خامۂ تقدیر سے نقشا اترا
تُل کے میزان قیامت میں ہی پورا اترا
گر کبھی اوس رخ پر نور سے پردا اترا
شان میں تیری و یٰسٓ اور قد لے اترا
تخت سے مالکِ فردوس سُلّے اترا

چرخ نے خوب جلالی کو ستایا شاہا
جیت پر اوس سے کسی روز نہ بدلا اترا

یا نبی سارا زمانہ ہے ثنا خوان تیرا
جا بجا تیری نبوت کی خبر دیتا ہے
مہر گردون کا شہا آنکھ پہ چشمہ رکھکر
کرکے جان تیرے تعشق میں فدا یا احمد
رہبرِ راہ دئے اور قندیلی تمہے
سخت دشوار ہے محشر میں مجھے راہ صراط
گریۂ ہجر نبی سے جو اُٹھیگا طوفان

دلِ مومن کو جو کیون دردِ نہ ہر آن تیرا
واقفِ معنی توحید ہے قرآن تیرا
دیکھتا تھا رخِ انور سے تابان تیرا
ساتھ لیجاؤنگا میں حسرت و ارمان تیرا
کیون نہ مداح ہو پھر ایزدِ سبحان تیرا
پلہ اتر نیکو شہا چاہیے داماں تیرا
ہم بھی دیکھیں گے تلاطم دلِ گریان تیرا

حرم دل میں نظر آئے خدا کا جلوہ
گر عقیدہ ہو ادہر زاہد ناداں تیرا

یا نبی تیری شفاعت پہ ہی امت نازاں
حشر تک سر سے نہ اُتریگا یہ احسان تیرا

تیری صورت کا مرقع ہی شہا شیشۂ دل
کیوں تصور میں نہ آئے رخ تاباں تیرا

عین وحدت سے تجھے دیکھکے شاہ بطحا
محرم راز ہوا دیدۂ عرفاں تیرا

ہے مریض غم فرقت کا مسیحا تو ہی
کیوں نہ اکسیر ہو آقا مجھے درماں تیرا

تجھکو اللہ نے محبوب بنایا اپنا
کیوں جلالی نہ ہی تابع فرمان تیرا

لیتے ہیں ذوق وشوق میں حضرت کا نام سب
کہتے ہیں اونکو شافع خیر الانام سب

وحش وطیور جن وبشر اور ملائکہ
احمد پہ بھیجتے ہیں درود و سلام سب

جو کچھ کہا حبیب خدا نے بجا کہا
مقبول بارگاہ ہے اونکا کلام سب

ہے مصطفے کا فیض عیاں کائنات میں
کیوں فیضیاب ہوں نہ یہاں خاص وعام سب

عالم میں گر ظہور نہوتا حضور کا
یکساں تہا ہمسری میں حلال وحرام سب

تجکو بہی اے کریم زیارت وہاں کی ہو
کرتے ہیں جس مقام پہ جاکر قیام سب

کوثر کا جام ہوگا جلالی نبی کے ہاتھ
سیراب ہونگے حشر کے دن تشنہ کام سب

سب سے بہتر ہے رسول عربی کی خدمت
کام آئیگی قیامت میں نبی کی خدمت

خادم احمد مختار اگر ہے اے دل
چاہئے تمکو نہ اب اور کسی کی خدمت

جسکی خدمت کے لئے حور جنان آتی تہین
ہند کو چہوڑ مدینہ کی زیارت کے لئے
ہو گا اللہ سے محشر مین بہت شرمندہ
یہہ وہ محبوب خدا ہے کہ شب و روز مدام

بندۂ حق تجہے لازم ہے اوسیکی خدمت
کرو ہان ہاشمی و مطلبی کی خدمت
نہو ئی تجہسے جو شاہ مدنی کی خدمت
کی فرشتون نے اِس عالی النسبی کی خدمت

اے جلالی جو مقدر مرا یاور ہوتا
کرتا جا کر مین شہ خوش لقبی کی خدمت

حق پہ شاکر ہے رسول عربی کی اُمت
ایک تو بہرے گنہ سینکڑون دہلجاتی ہین
جسکی خاطر سے بنا عرش و فلک لوح و قلم
ہر پیمبر کو یہہ حسرت تہی کہ ہم کیون نہوے
سیہ اللہ نے کی ختم نبوت مطلق
اُمتِ احمد ہے مگر سب سے فزون

بخشی جائیگی قیامت مین نبی کی اُمت
نہین رکہتی یہہ صفت اور کسی کی اُمت
اُمتون مین ہوئی مرحوم اُسی کی اُمت
ہاشمی و مدنی مطلبی کی اُمت
ہون مین اُس سید عالی النسبی کی اُمت
گرچہ مقبول ہی نبیون مین سبہی کی اُمت

حشر مین آتش دوزخ سے جلالی بے شک
ہو گی بے خوف شہ بو العجبی کی اُمت

کہان تک لکہون مین ثنائے محمد
مریضان الفت کی ہو چارہ سازی
کرون حشمت و جاہ کی چاہ کیونکر

ہین بے انتہا ماجرائے محمد
لگے ہاتہہ گر خاکپائے محمد
بنایا خدا نے گدائے محمد

کلام الٰہی بہی اک معجزہ ہے — برائے محمدؐ برائے محمدؐ
لبہاتی ہے دل کو فضائے مدینہ — کہ ہون قبل جانفزائے محمدؐ
رہی طاعت حق مین مشغول ہر دم — یہی تہی ہمیشہ غذائے محمدؐ

بچالیگی روز قیامت جلالی
جہنم سے مجھکو ولائے محمدؐ

ہے سب سے بڑہ کے ذکر نبیؐ اجملا لذیذ — ہم دیکھتے نہین کوئی اسکے سوا لذیذ
نام رسولؐ منہ سے نکلتا ہے دمبدم — پاتا ہون اسلیئے مین زبانکا مزا لذیذ
مجھکو ازل سے ہے مرض ہجر مصطفےٰ — خون جگر کو جانتا ہون مین غذا لذیذ
تن پھنک گیا جب آپکے سوز فراق سے — تب استخوان جسم ہوئین اے ہما لذیذ
کہتے ہین منصفی سے یہ حجاج دمبدم — آفاق مین ہے چشمۂ زمزم سے کیا لذیذ
سیراب ہون جو شربت دیدار سے مدام — سمجھین شہا طبیب کی وہ کیا دوا لذیذ

احمدؐ کی نعت کا ہے جلالی مدام شوق
پہر کیون نہو سخن کا مرے ذائقا لذیذ

نہ محمدؐ کو کبھی خواب مین دیکھا ہرگز — حیف پوری نہوئی دلکی تمنا ہرگز
سلسلہ دل کا ہوا گیسوئے احمدؐ سے اگر — حشر تک دور نہو گا مرا سودا ہرگز
ہند سے جا کے مدینہ مین مرا دم نکلے — خاک برباد نہو یان مرے مولا ہرگز
ہین گنہگار شفاعت جو رسول حقؐ سے — غیر کا عشق نکر اے جلالی شیدا ہرگز

آپکے ہجر مین کیا ضبط ہے اللہ اللہ
نہوا مُنہ سے کوئی شکوہ بیجا ہرگز

خوف محشر کا ہے یا شاہ نہایت خطرہ
ہوئی دل کو نہ مری خواہش دنیا ہرگز

اپنے محبوب کے صدقے سے جلالی کو خدا
کیجو عالم مین نہ محتاج کسیکا ہرگز

ہر چند یا رسول ہے ایمان کی احتیاط
پر ہوسکے گی حیف نہ شیطان کی احتیاط

دشمن کی دشمنی کا ہو کیا خوف یا نبی
خالق کے اختیار ہے انسان کی احتیاط

از بر ہے دل پہ مصحف رخسارِ مصطفےٰ
کرتا ہون روز شب اسی قرآن کی احتیاط

دامانِ دل ہے فرقتِ احمد سے تار تار
وحشت مین کیا ہو جیب و گریبان کی احتیاط

روز وصال کی ہے تمنا شہِ عرب
منظور یون نہین شبِ ہجران کی احتیاط

تن ناتوان و زار ہے شاہا فراق مین
جان غم مین گھل رہی ہے نہین جانکی احتیاط

یادِ نبی سے دلکو جلالی بسا کے ہم
کرتے ہین خوب خانۂ ویران کی احتیاط

ملا ہے نعتِ نبی مین ثواب کا موقع
بتون کی وصف مین پایا عذاب کا موقع

نہین ہے دلکو مرے کوئی لحہ بھی راحت
نبی کے ہجر مین ہے اضطراب کا موقع

خموش بیٹھو نہ محفل مین شمع سان لوگو
کہ ہے یہ مدحِ رسالت مآب کا موقع

تو لیکے شوق اُٹھا کھول آنکھہ اے غافل
نہین ہے منزل شہر مین خواب کا موقع

چھپین گے دامنِ احمد مین ہم سرِ محشر
جب آئیگا تپشِ آفتاب کا موقع

لکھایا کلمۂ طیب کفن مین یون ہم نے
کہ قبر مین ہے سوال و جواب کا موقع

سنبھل سنبھل کے جلالی قلم اٹھا اپنا
کہ نعت شہ مین نہین ہی شتاب کا موقع

کبھی خوش ہو کے مدینہ مین نہ پہنچا صد حیف
رہ گیا بستر غم پر مین تڑپتا صد حیف

شب فرقت کی سیاہی ہی مین آنکھین بے نور
روضۂ احمد مختار نہ دیکھا صد حیف

کام آیا نہ مدینہ کے سفر مین کوئی
چل دئیے چھوڑ کے ساتھی مجھے تنہا صد حیف

دور نظرون سے ہین دیدار دکھانے والے
چشم مشتاق کی نکلی نہ تمنا صد حیف

احمد پاک کی ہون دید سے ابتک محروم
یاوری دیتا نہین ہیر انیسا صد حیف

ہجر کے داغ اٹھاؤن مین کہانتک دل پر
سخت مشکل مین ہے جان ای شہ بطحا صد حیف

چھا گیا میری نگاہون مین جلالی اندھیر
نظر آیا نہ کبھی شاہ کا جلوا صد حیف

مہربانا کاشش مہمانت کنم
جسم و جان از دو قربانت کنم

نور تو در چشم دل بینم ز غور
بالیقین گر یاد ہر آنت کنم

کن نظر از چشم الفت سوئے من
تا کہ ای ہمدم فدا جانت کنم

گر مرا سودائے ہجر خود دہی
چاک در وحشت گریبانت کنم

گہ اجل آید اگر در عشق تو
نذر این سرمایۂ جانت کنم

بار یابم تا حضور مصطفےٰ
گر تصدیق دین و ایمانت کنم

گهہ پیام وصلِ تو شنوم اگر — دم بدم از شوق ارمانت کنم
تو مرا بسیار نعمت میدہد — تا کجا ہر شکر احسانت کنم
از بتانِ کُفر گر توبہ کنی — در حرم اے دل مسلمانت کنم
مایۂ دین نیست یاریٔ غنی — خود تہی دستم چہ سامانت کنم
آن شکستم وعدۂ قالو بلا — گر فراموش عہد و پیمانت کنم
از رہ صدق و صفا گشتم اگر — ماسوائے خود چہ نقصانت کنم

موج رحمت بر جلالی کن روان
تا بکے پس نازِ عصیانت کنم

حضرت کی شفاعت پہ جو اترائے ہوئی ہین — کب ہول قیامت سے وہ گھبرائے ہوئی ہین
دُنیا مین جو رکھتے ہین حسد آلِ نبی سے — شاید وہ عزازیل کے بہکائے ہوئی ہین
دکھلائینگے کیا حشر مین مُنہ اپنے خدا کو — ہم شامتِ اعمال سے شرمائے ہوئی ہین
کیونکر ترو تازہ ہو نہالِ گلِ مقصد — تھے دل مین جو ارمان وہ مرجھائے ہوئی ہین
ہین خوار کہین اونکو ٹھکانا ہی نہین ملتا — جو در گہہ احمدؐ سے نکلوائے ہوئی ہین
گستاخ ہوئی شانِ محمدؐ مین جو بیدین — وہ اپنی گناہونکی سزا پائے ہوئی ہین
دکھلاؤ جمالِ رُخِ تابانِ شہِ عالم — ہم طولِ شبِ ہجر سے اکتائے ہوئی ہین

کیون دوریٔ احمدؐ مین نہ مضطر ہون جلالی
ہم دردِ غم ہجر کا دُکھ پائے ہوئی ہین

جو رفعت ہے مزار شاہ دین کو — وہ رتبہ ہو کہان عرش برین کو

برائے خدمت سردار عالم — ہوا فرمان حق روح الامین کو

خدا اک بار دکھلائے مدینہ — تو ہو ہر بار کوچ اپنا وہین کو

نہ سوجھی دونکی گردون کو مطلق — اگر دیکھے عرب کی سرزمین کو

کہین سنگ در خیر الوریٰ پر — گھسون ایکاش مین اپنی جبین کو

سُنے گر مژدہ وصل شہ دین — تو راحت ہو دل اندوہگین کو

کھنچے دل مین شبیہ نور احمد — یہ حسرت ہے نگاہ دوربین کو

عطا کی مسند قوسین و ادنیٰ — خدا نے اس شہ عرش نشین کو

حضور شاہ کی گر ہو حضوری — تو بھٹکے پھر نہ پھر کر دل کہین کو

لکھی قسمت مین کیون شہ کی جدائی — ہوا کیا خامۂ نقاش چین کو

الٰہی دل ہو عشق مصطفیٰ مین — مٹا دے خواہش نفس لعین کو

خبر لو یا شفیع المذنبینہ — کہ اپنا جانتا ہون مین تمہین کو

جلالی نعت لکھکر کرو شاد
حبیب خاص رب العالمین کو

غزل نعتیہ

ہمین ہی عشق ہی دل سے تمہارا یا رسول اللہ — نہو کیون خاتمہ بہتر ہمارا یا رسول اللہ

ڈرے جب حشر مین امت شمار اپنا و غم کو — خدا سے ہو شفاعت کا اشارا یا رسول اللہ

کہین ہم یا رہین خاموش لیکن آپ پر ظاہر
ہمارا حال ہے سب آشکارا یا رسول اللہ

جدائی سے تمہاری کل نہین پڑتی کسی پہلو
تڑپتا ہون نہین راتون غم کا مارا یا رسول اللہ

نکل کر ہند سے کیونکر زیارت ہو مدینہ کی
مقدر کا ہے گردش مین ستارا یا رسول اللہ

کیا فکر معیشت نے دگرگون سیر بحالت کو
بڑی مشکل سے ہوتا ہے گذارا یا رسول اللہ

نہایت جلوہ دیدار کی مشتاق ہین آنکھین
دکھاؤ اب رخ روشن خدارا یا رسول اللہ

کوئی تدبیر بتلا دو برائے نفس امارہ
کہ اس کافرمنش نے سر ابھارا یا رسول اللہ

پھنسے گی کشتی ہمت نہ گرداب تغافل مین
تمہارے دم کا ہے کافی سہارا یا رسول اللہ

سنبھلنا عالم وحشت مین اب دشوار ہے میرا
غم دوری سے ہے دل پارا پارا یا رسول اللہ

مقام منزل مقصود تک اب تو رسائی ہو
کہ ہون راہ سفر کا سخت ہارا یا رسول اللہ

شب معراج کس شوق اور کس نازک خرامی سے
براق برق پھرتا تھا طرارا یا رسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کیے ساتون فلک روشن
ہوئے جب عرش پر تم جلوہ آرا یا رسول اللہ

کہانتک صدمہ فرقت دکھاتی کیون نہین صورت
گھلا جاتا ہون مین اس غم مین سارا یا رسول اللہ

ملا جب آپکے میزان الفت مین نہ کم نکلا
میرے حق نے مجھے پورا اوتارا یا رسول اللہ

رہی اسلام کا لشکر گروہ کفر و شر گھٹکر
نہون اس دین پر غالب نصارا یا رسول اللہ

ہوگی خاطر محزون پریشان انتشار ایسی
جو تمنے میری بگڑی کو سنوارا یا رسول اللہ

ہوئین حل مشکلین اسکی کہ جسنے تمکو مشکل مین
محمد نام لے لیکر پکارا یا رسول اللہ

ستاتی ہے بہت دوری کہ گرداب آرزو پوری
تمہین سے ہے مریض غم کا چارا یا رسول اللہ

بہت ہے ناتوانی ضعف دوری سے مجھے لیکن
کہاں ہے دو قدم چلنے کا یارا یا رسول اللہ

مدینہ میں بلاؤ یا ہمیشہ ہند میں رکھو
ہو خود مالک ہمارا کیا اجارا یا رسول اللہ

بھڑکتی ہے مرے سینہ میں ہر دم آتش دوری
بنا دل سوز فرقت کا شرارا یا رسول اللہ

ترے دریائے مدحت میں بہت کی ہم نے غواصی
مگر پھر بھی نہ ہاتھ آیا کنارا یا رسول اللہ

تمہاری زلف کا سودا تو ایسا ہے نہیں خالی
کہاں گاہک کا ہوتا ہے خسارا یا رسول اللہ

کرے گا شوق دل بھی ہند کی جانب نہ رخ ہرگز
جلالی گر مدینہ کو سدھارا یا رسول اللہ

یا نبی دین و دل و جان ہے محبت تیری
جلوۂ قمقمۂ عرش ہے صورت تیری

کیوں نہ تصویر ہو شہا سامنے صورت تیری
جب میں جانوں ہو آنکھوں کو زیارت تیری

لطف جب ہے کہ مرا حال مدینہ والے
خود کہیں دیکھ کے کیا ہو گئی حالت تیری

شہ کی الفت مجھے کہتی ہے دلاسا دیکر
کیوں ہی بیتاب رہیگی نہ مصیبت تیری

تو اگر چاہے تو کچھ دور نہیں مجھ جاں
تیرے آگے نہیں کچھ بھی شب فرقت تیری

دل ہوا سوختہ جگر آتش دوری سے کباب
صاعقہ بنکے جب آئی شب فرقت تیری

میں ترے روضۂ انور سے جدا ہوں یا شاہ
تیرہ بختی ہے مری یا شب فرقت تیری

ظلمت ہجر کا ہرگز نہیں لب پر شکوہ
شمع کاشانہ ہوئی سوزش الفت تیری

کشش عشق سے گرتا ہی کہیں رہ میں قدم
کھینچتی ہے تری جانب مجھے الفت تیری

لب اعجاز شفاعت کے لیئے وا ہونگے
ان سے ہم و سے ہے گنہ کرتی ہے امت تیری

آنکھین پردہ سے اے شافع محشر باہر
دیر سے راہ کھڑی تکتی ہے امت تیری

درم داغ جگر کاش مدینہ مین چلین
ہان ملے دولت کونین بدولت تیری

گرہ بند

شعلہ نار سے امت کو بچانے کے لئے
لپٹی جاتی ہے گنہگارون سے رحمت تیری

اُٹھ چلا سر سے مری گردش افلاک کا زور
بڑھ چلی دل کے بیابان مین حسرت تیری

دل مین رہتا ہے خدا دل ترے جلوہ پہ فدا
کیون تھو عابد و معبود کو چاہت تیری

اگر امت کیطرف شعلہ کو رخ لپکا
تیرے دامن مین چھپا لیگی شفاعت تیری

پڑھ لیا دل سے ترا کلمہ طیب سب نے
جب تو ممین ہوئی مشہور نبوت تیری

کیون نہ حورون مین ہے تیرا جلالی چرچا
نعت کے حسن مین چلی ہے طبیعت تیری

نعت احمد مین لکھی خوب جلالی یہ غزل
مرحبا صل علے واہ طبیعت تیری

جسکو دل سے شہ لولاک کی الفت ہوگی
مرحمت حشر مین حق سے اوسے جنت ہوگی

کب نظر آئیگا آنکھون کو جمال احمد
تا کہ دیدہ مشتاق کو حیرت ہوگی

ہوگی آسان پس مرگ لحد کی سختی
منظر شوق مین گر شاہ کیصورت ہوگی

جلوہ نور نبی صاف نظر آئے گا
شیشہ دل سے مصفا جو کدورت ہوگی

صورت باد مدینہ کو پہنچ جاؤن گا
راہ مین گر قدم شوق کو ہمت ہوگی

دوری شاہ سے جب ہوگا مشبک سینہ
گوشہ دل مین تڑپتی ہوئی حسرت ہوگی

جب دکہائینگے جلالی مجھے دیدار نبیؐ
دلِ بسنبہل جائیگا اور روحکو راحت ہوگی

احمدِ پاک پہ جب میری طبیعت آئی
آفرین کہنے کو اللہ کی رحمت آئی

تہا حفاظت کے لیئے ساتہ ہجوم ارمان
کوچۂ شاہ مین جسدم مری میّت آئی

رہا راضی برضا حکم قضا پر حضرت
لیکے جسوقت اجل مژدۂ رحلت آئی

مرتے مرتے بہی رہا دید نبیؐ کا ارمان
نزع کے وقت بہی دیدار کی حسرت آئی

ہون وہ خوش بخت کہ جب دفن ہوا زیر لحد
دفعتہً پیش نظر شاہ کی صورت آئی

ہموطن چہوڑ گئے قبر مین تنہا جسدم
یاد اُسدم مجھے مولا شبِ غربت آئی

ہجرِ احمد مین جلالی کا جو دل گہبرایا
بیکسی پہر تسلی سرِ تربت آئی

دل کو آئینہ بنالین جو کدورت والے
پہر تو صاف آئین نظر نور کی صورت والے

ہوکے بیخوف جہنم سے بروز محشر
خلد مین جائینگے حضرت کی محبت والے

بادۂ عشقِ محمد کا پیا جب ساغر
بنگئے جہومتے ہی جہومتے ہمت والے

ہول محشر سے ڈرے اُمت عاصی کیونکر
ہین شفاعت کے لئے حشر مین اُمت والے

دینگے جنت مین جو مژدۂ دیدار خدا
اُٹہکے تعظیم بجالائینگے جنت والے

فردِ اعمال سے دہلجائین خطائیں ساری
ای برسے ابر کرم چشمۂ رحمت والے

رات کاٹے نہین کٹتی ہے شبِ فرقت کی
کس مصیبت مین ہین ہائے مصیبت والے

چاک رکھتے ہین جدائی مین گریبان سحر	یارسول عربی ہم شب فرقت والے

چل جلالی طرف روضۂ محبوب خدا
کاہلی راہ مین کرتے نہین ہمت والے

بندہ درتک ای رسول کردگار آنیکو ہی	آپکے دامن تلک اک مشت غبار آنیکو ہی
خواب مین دیکھا ہی جلوہ اُس رُخ پرنور کا	اب تمہاری بیقرارونکو قرار آنیکو ہی
صدمۂ ہجر نبی ہی اے خدا بعد از فنا	عاشقون کو نیند کب زیر مزار آنیکو ہی
حق تعالے لیگا جسدن ذرہ ذرہ کا حساب	ہمدمو۔ نزدیک وہ روز شمار آنیکو ہی

ای جلالی عشقِ شہ مین کہل گئی گلہای داغ
باغ جنت سے نسیم نوبہار آنیکو ہے

غزل نعتیہ منشی سید ولایت حسین صاحب واصل تخلص متوطن قصبہ جودہ تلمیذ حضرت جلالی

تمہارا دیکھکے جاہ وجلال یاحضرت	خجل ہوا رُخ مہ کا جمال یاحضرت
غم فراق سے ہون پایمال یاحضرت	کیا فلک نے اسیر ملال یاحضرت
گدائی آپکے کوچہ کی ہو نصیب مجھے	نہین ہے خواہش مال و منال یاحضرت
بلاؤ جلد مدینہ مین اب برائے خدا	کہ ہند کی ہے سکونت وبال یاحضرت
کبھی فغان کبھی گریہ کنان کبھی نالان	عجیب ہند مین ہے میرا حال یاحضرت
تمہارے فیض کا دریا روان ہی سینہ مین	سخن کی ورنہ کہان تھی مجال یاحضرت

رقم کرے جو سراپائے افضل و اکرم
تو ہو زبان سر خامہ کی لال یا حضرت

برنگ نقطۂ قرآن چمک دکھاتا ہے
تمہارے عارض انور کا خال یا حضرت

گرہ بند

کھلی ہین جلوۂ دیدار کے لئے آنکھین
دکھاؤ خواب مین اپنا جمال یا حضرت

پھنسا رہا ہے مرے مرغ جان کو بہت دنون
تمہارے گیسوئے پرخم کا جال یا حضرت

سدھارا سوئے عدم عشق مین فنا ہو کر
تمہارا عاشق صادق بلال یا حضرت

تمہاری شان مین آیا ہے کلمۂ لولاک
تمہین خدا نے کیا بےمثال یا حضرت

قمر کے ایک اشارہ سے کر کے دو ٹکڑے
دکھایا آپنے اپنا کمال یا حضرت

دکھا کے تو مین رفتار خوش نما کی روش
مٹاؤ روز قیامت کی چال یا حضرت

بہائے غم مین جہان دمبدم کیون آنسو
عدم کو تمنے کیا انتقال یا حضرت

کیا شہید انھین کوفیون نے بے تقصیر
کہان ہین آپکے آل و عیال یا حضرت

نکالیئے دل واصل کی حسرت و ارمان
کہ ہے کمال امید وصال یا حضرت

تمت بالخیر

الحمد للہ کہ نسخہ گلزار نعت از تصنیف جناب مولوی سید علاؤ الدین صاحب عرف سید حسرت علی صاحب جلالی مطبع جوالا پرکاش میرٹھ مین لالہ جوالا پرشاد صاحب پروپرایٹر مطبع ہذا کے اہتمام سے سنہ ۱۸۹۳ء مین شایع ہوا

اطلاع

واضح ہو کہ اس مطبع مین ہر قسم کی کتابین - اردو - ناگری
سنسکرت - فارسی - عربی وغیرہ نہایت خوشخط چہپکر ہاتو ہ
ہاتہ فروخت ہوجاتی ہین اور تاجران کتب کے لئیے ہر قسم کی نرخ مین
بہ نسبت اور جگہ کے رعایت ہے جاننے والے خود جانتے ہین ایسے
کونسے شہر کے کتب فروش ہین کہ جو اس مطبع سے واقف نہین جس
صاحب کو جس قسم کی کتاب مثل قصہ جات نظم و نثر یا ناول یا مولود یا مذہبی
کتب وغیرہ چہپوانی منظور ہون بذریعہ کارڈ جوابی اپنا معاملہ طے کرین -

المشتہر کمترین جوالا پرشاد مہتمم مطبع جوالا پرکاش میرٹھ محلہ شاہ خاکی -

ماہ اگست ۱۸۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حمد لی خالق کن فکان کہ درین اوان فیض اقتران رسالہ مفید خاص و عام یعنی

المسمی

خلد اللہ تعالیٰ ملکہ وسلطنتہ

عہد بادشاہ اسلام میر محبوب علیخان بہادر

فی شہر ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳

باہتمام بندۂ درگاہ ذوالمنن امیدوار رحمت رب کونین فدوی سید حسین ابوالحسن مطبع

در مطبع ابوالعلائی حیدرآباد دکن گلزار حوض

یا لطیف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا وّ شاکرًا للّٰہ جلّ و علا و مُصلیًا و مُسلمًا علیٰ رسُولہٖ محمّدٍ المصطفٰی و علیٰ
اٰلہٖ الّذین ارتضٰی واَصحابہٖ الّذین اجتبٰی یہ خمول و گمنام محمد نظام اِس رسالہ کو مطالعہ فرمانیوالون
کی خدمت مین بعد سلام سنت الاسلام کو عرض کرتا ہے کہ اِس رسالہ عقیقہ کے بیان مین مولوی ابو العلی صاحب
کی تالیف کہ اُنہون نے بہت سی کتابون سے تلاش کرکے لکہا تہا جنکی تفصیل یہ ہے مشکوٰۃ المصابیح و
مرقاۃ المفاتیح و حصن حصین و ظفر جلیل و حرز ثمین و مواہب لدنیہ و فتاوای قاضیخان و شرح سفر السعادت و ترجمہ
مشکوٰۃ شیخ عبد الحق و فتاوای مجمع البرکات و تحفۃ المشتاق فی احکام النکاح والصداق مولانا حسن علی لکہنوی کی تصنیف
و شرح مقدمہ امام عبد اللہ بن عبد الرحمن شافعی کی تصنیف و رسالہ حقیقۃ العقیقہ و شرعۃ الاسلام و مفاتیح
الجنان و عینی و تفسیر زاہدی و مفتاح النجاۃ و جامع الشتی و جامع صغیر سیوطی وغیرہا اِس خاکسار کی
نظر سے گذرا چونکہ رسالۂ مذکورہ زبان فارسی مین تہا بلکہ اکثر روایات عربیہ کا ترجمہ بہی نہ تہا اور اکثر
مسلمانون کو اِن مسائل کی حاجت پڑا کرتی ہے سو علماء سے پوچہا کرتے ہین تو بعضے مقام پر عالم
میسر نہین ہوتے اگر ملے بہی تو کبہی یون ہوتا ہے کہ اُنکے پاس کتاب نہین ہوتی اور مسائل یاد نہین
ہوتے کامل حوالہ روایات کے ساتہ لہذا بہتر معلوم ہوا کہ اُسکو اردو مین لکہدیا چاہیے تاکہ تہوڑا پڑہا
آدمی بہی اِسکو سمجہ لے اور اَن پڑہون کو سمجہا دیا کرے سو یہ ترجمہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹہ ہجری مقدسہ مین
علیٰ ہاجرہا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام مین لکہا گیا۔ اور اِس مین جو مطلب مؤلف نے حاشیہ پر لکہا تہا

سکو مع ترجمہ بجنسہ رہنے دیا تاکہ اصل کتاب کی غرض نہ فوت ہو۔ اور بعضے مطالب جو کسی اور کتب مین نظر پڑے وہ بھی اِس مین داخل کیے اور اِسکا نام اَلنُّکْتَۃُ الْاَنِیْقَۃُ تَرْجَمَۃُ عُجَالَۃُ الدَّقِیْقَۃِ فِیْ مَسَائِلِ الْعَقِیْقَۃِ ہے اور بجاے بابون کے اِس مین چار دقیقے ہین۔

پہلا دقیقہ عقیقے کے لفظ کے معنی مین۔ جاننا چاہیئے کہ عَق کی لفظ جو عین کے زبر اور قاف کی تشدید کے ساتھ ہے اِس کے معنی لغت مین پہاڑنا۔ اور لڑکے کیطرف سے قربان کرنا اُس کے پیدا ہونے سے پہلے ہفتہ مین اور ماکے پیٹ کے بعد جو لڑکے کے سر پر ہوتے ہین دور کرنا اور عقیق جواہر کے وزن پر ہے اور عِقّہ عین کے زیر اور قاف کی تشدید کے ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے وزن پر ہے انسان اور حیوان کے بچے کے بال۔ اور عقیقہ کے معنی اونٹ کے بچے کے بال کے بھی ہین اور بکری مینڈھا جو پہلے ہفتہ مین لڑکے کے لیئے قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہے۔ اور سفر السعادت کی شرح مین ہے کہ ابو عبیدہ اور اصمعی وغیرہ علما کے نزدیک مختار یہ ہے کہ عقیقہ اصل مین اُن بالون کا نام ہے کہ پہلے پہل لڑکے کے سر پر جمتے ہین اور پیدا ہونے کے وقت موجود ہوتے ہین اور اُن بالونکا نام عقیقہ اِس واسطے رکھا کہ عق کے معنی پہاڑنا۔ اور یہ بال گوشت اور چمڑا پہاڑ کے نکلتے ہی ہین پہر اب مجازاً اُس جانور کا نام عقیقہ رکھدیا جو لڑکے کے لئے ذبح ہوا اس واسطے کہ لڑکے کے بال اُس جانور کے ذبح کا سبب ہین تو اِس سبب سے سبب کا جو نام تہا وہ مُسَبَّب کا ٹھہرا سو اب یہ مجازی معنی ایسے مشہور ہو گئے کہ عقیقہ کی لفظ بولتے ہی جھٹ پٹ وہ جانور ہی بوجہا جاتا ہے۔ اور ابن عبد البرّ نے نقل کی کہ امام احمد نے اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کے معنی قطع کے ہین۔ چنانچہ مان باپ جب اولاد سے قطع کرتے ہین تو اُس کو عقوق والدین بولتے ہین۔ اور ذبح کے معنی گردن کی رگ کاٹنا تو عقیقہ کے معنی ذبیحہ ٹہیرے۔ عام لفظ کا استعمال خاص مین کیا حقیقت العقیقہ مین مفاتیح الجنان سے نقل کر کے لکہا ہے وَھِیَ اَیِ الْعَقِیْقَۃُ الشَّاۃُ الْمَذْبُوْحَۃُ عَلٰی وِلَادَۃِ الْمَوْلُوْدِ مِنَ الْعِقَّۃِ بِالْکَسْرِ وَھِیَ الشَّعْرُ الَّذِیْ یُوْلَدُ عَلَیْہِ مَوْلُوْدٌ مِنَ النَّاسِ وَ الْبَھَائِمِ ثُمَّ سُمِّیَتِ الشَّاۃُ بِھَا لِذِبْحِھَا عِنْدَ حَلْقِہٖ فِی الْیَوْمِ السَّابِعِ کَذَا فِیْ مُخْتَارِ الصِّحَاحِ وَ فِیْ عِقْدِ لِلَّآلِیْ الْعَقِیْقَۃُ

پہلا دقیقہ

ہے اَن تذبح شاۃٌ عند الحلق اِذا اتی علی الولد سبعۃ ایام وفی المرقاۃ نقلاً عن المغرب العق الشق ومنہ عقیقۃ المولود وہی شعرہ لانہ یقطع عنہ یوم اسبوعہ وبہا سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ وفی شرح المقدمۃ العقیقۃ لغۃً شعر راس المولود وشرعاً ما یذبح عند حلق شعرہ وفی شرح الاوراد العقیقۃ اصلہا الشعر الذی یکون علی راس الصبی حین یولد وانما سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ فی تلک الحال عقیقۃ لانہ یحلق عنہ ذلک الشعر عند الذبح ویسمی الشیء باسم غیرہ اذا کان مجاورہ انتہی۔ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ عق کے معنی پھاڑنا اور عقیقہ اُن بالون کو کہتے ہین کہ لڑکا انکو لئے پیدا ہوتا ہے پھر اب جو بکری اُن بالون کے مونڈنے کے وقت ذبح ہو اُسکا نام عقیقہ رکھدیا۔

دوسرا دقیقہ اس مین دو نکتہ ہین **پہلا نکتہ** اِس مین وہ حدیثین ہین جن مین عقیقہ کی فضیلت ہے۔ سننا چاہیے کہ صحیح بخاری مین سلمان ضبی کے بیٹے سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃٌ فاہریقوا عنہ دماً واَمیطوا عنہ الاذی **یعنی** لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے سو گراؤ اسکی طرف سے خون اور دور کرو اُس سے ایذا کی چیز وفی المرقاۃ اَمیطوا عنہ الاذی ای بحلق شعرہ وقیل بتطہیرہ عن الاوساخ التی تلطخ بہ عند الولادۃ وقیل بالختان وہو حاصل کلام الشیخ تورپشتی **یعنی** مرقاۃ مشکوۃ کی شرح مین ہے کہ مراد ایذا کی چیز دور کرنے سے لڑکے کے سر کے بال منڈوانا ہے اور بعضون کے نزدیک اسکے تولد کے وقت کی آلایش پوچھنا اور پاک کرنا اور بعضون کے نزدیک اُسکا ختنہ کرنا اور یہی شیخ تورپشتی کا مذہب ہے اور ابو داؤد نے اُم کرز رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃٌ ولا یضرکم ذکراناً کن او اناثاً **یعنی** لڑکا پیدا ہو تو اُس مین دو بکریان چاہیین اور لڑکی مین ایک اور اِس مین کچھ تمہارا نقصان نہین کہ مذکر ہون یا مونث اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے یہ سب مشکوۃ مین ہے اور

[illegible] کہتے ہین یہ مضمون مرقاۃ مین ہے ١٢ مؤلف

انس بن مالک نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا لیکن حدیث کی شرح کرنے والون نے لکہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہے اور جامع الاصول مین ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے سمرہ بن جندب سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ یعنی ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ پر گرو ہے کہ ساتوین دن اسکی پیدا ہونے سے ذبح ہو اور اسکا نام رکہا جاوے اور اسکے سر کے بال مونڈے جاوین - جاننا چاہیے کہ مرتہن کی لفظ جو حدیث مین ہے اسکے معنی مرہون کے ہین اسواسطے کہ مرتہن اسکو کہتے ہین جو اپنے پاس چیز گرو رکہے اور جو چیز گرو رکہی جاوے اسکو مرہون اور رہین اور رہینہ کہتے ہین اس مقام پر ایک سوال ہے جواب کے قابل وہ یہ ہے کہ باوجودیکہ لڑکا عاقل بالغ مکلف نہین کہ اسپر احکام شرع جاری ہون اور عقیقہ کرنے مین ثواب اور ترک مین مواخذہ ہو پہر یہ جو حدیث مین فرمایا کہ ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ گرو ہے اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کئی طور پر ہے اول یہ کہ امام احمد حنبل رح نے اس حدیث کے معنی یون بیان کیے کہ عقیقہ کی تاکید اور عتاب اور نکرنے پر وعید سے مراد ہے کہ اگر لڑکے کا عقیقہ نکرین اور وہ لڑکا لڑکپن ہی مین مرجاوے تو قیامت کے دن اپنے مان باپ کی شفاعت نکریگا تو جیسے گرو کی چیز بند ہوتی ہے اور اس سے فائدہ لینا منع ہوتا ہے ویسا ہی لڑکے کی شفاعت بند اور ممنوع ہوئی مان باپ کے حق مین اور رہن کے معنی لغت مین حبس اور منع کے ہین طیبی نے لکہا ہے کہ تعجب نہین کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ اور تابعین سے سنے ہون اور وہ خود بڑے مجتہدون مین ہین تو ہمکو لازم ہے کہ انکا قول مانین اور انکے حق مین نیک گمان کرین اور شیخ تورپشتی نے اس معنون مین خلل نکالا ہے کہ حدیث کی لفظ سے ہرگز یہ معنی نہین بوجہے جاتے بلکہ ہمین جو فرق ہے سو بڑے لوگ درکنار آدمی جان سکتا ہے اور یہ کہنا کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ اور تابعین سے سنے ہونگے تو یہ ایک ترغیب کی بات بیان کرنا ہے جس کی کچہہ سند نہین اور انکا قول مان لینا انکے مقلدونکو چاہیے مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیون مانے فِي شَرْحِ الْمُقَدِّمَةِ مَعْنَاهُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَحْمَدُ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ لَمْ يَشْفَعْ فِي وَالِدَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي مِرْقَاتِهَا نَقْلًا عَنْ شَرْحِ السُّنَّةِ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ عَلٰى أَقْوَالٍ وَأَجْوَدُهَا مَا قَالَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَعْنَاهُ أَنَّهُ إِذَا مَاتَ طِفْلًا وَلَمْ يُعَقَّ عَنْهُ لَا يَشْفَعُ فِي وَالِدَيْهِ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ يُحْرَمُ شَفَاعَتَهُمَا وَقَالَ لَا رَيْبَ فِي أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ مَا ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ إِلَّا بَعْدَ مَا أَخَذَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلٰى أَنَّهُ إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْكِبَارِ فَيَجِبُ أَنْ يُتَلَقّٰى كَلَامُهُ بِالْقَبُولِ وَيُحْسَنَ الظَّنُّ بِهِ **انتہی** وَفِيهِ أَنَّ الْحُكْمَ بِتَلَقِّي هٰذَا الْمَعْنٰى مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ وَأَنَّ وُجُوبَ قَبُولِ كَلَامِهِ إِنَّمَا يَكُونُ

بِالنِّسْبَۃِ اِلیٰ مُقَلِّدِیْہٖ لَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْعُلَمَاءِ الْمُجْتَہِدِیْنَ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا عَنْ رِبْقَۃِ التَّقْلِیْدِ وَدَخَلُوْا فِیْ مَقَامِ تَحْقِیْقِ الْاَدِلَّۃِ وَلَنَا عِنْدَ اِس عبارتکا مطلب وہی ہے جو اوپر لکہا گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ جبتک لڑکیکا عقیقہ نہ ہوجاوے تب تک اُسکا نیکیان حاصل کرنا اور آفتون سے بچنا اور اچھی اچھی صفتین اس مین جمع ہونا بند اور موقوف رہتا ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ لڑکیکا ایسا حال ہے جیسے کوئی چیز گرو ہوتی ہے کہ جبتک اُسکے عوض کا مال نہ دے تو تبتک اُس سے نفع لینا درست نہین سو ایسے ہی لڑکیکا جبتک عقیقہ نہ کرلو تب تک اُس سے پورا فائدہ نہین اسواسطے کہ اولاد اللہ تعالی کی جناب سے ایک نعمت حاصل ہوتی ہے سو اسکا شکر واجب ہے یہ معنی حدیث کے شیخ توریشتی نے اختیار کیے اور یہی شرح سفر السعادت مین شیخ عبدالحق نے لکہا ہے اَفَادَ مَوْلَانَا عَلِیُّ نِ الْقَارِیُّ فِیْ شَرْحِہٖ لِلْمِشْکٰوۃِ وَیَحْتَمِلُ اَنَّہٗ اَرَادَ بِذٰلِکَ اَنَّ سَلَامَۃَ الْمَوْلُوْدِ وَنَشْوَہٗ عَلَی النَّعْتِ الْمَحْبُوْبِ بِالْعَقِیْقَۃِ وَقَالَ الشَّیْخُ تُوْرِبِشْتِیْ مَعْنَی الْحَدِیْثِ اَنَّ الطِّفْلَ کَالشَّیْءِ الْمَرْہُوْنِ لَا یَتِمُّ الْاِنْتِفَاعُ وَالْاِسْتِمْتَاعُ بِہٖ دُوْنَ فَکِّہٖ وَالنِّعْمَۃُ اِنَّمَا تَتِمُّ عَلَی الْمُنْعَمِ عَلَیْہِ لِقِیَامِہٖ بِالشُّکْرِ وَطَرِیْقَۃُ الشُّکْرِ فِیْ ہٰذِہِ النِّعْمَۃِ مَا سَنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَہُوَ اَنْ یَّعُقَّ عَنِ الْمَوْلُوْدِ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی وَطَلَبًا لِلسَّلَامَۃِ الْمَوْلُوْدِ یہ عبارت مرقاۃ شرح مشکوۃ کی ہے اسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ لڑکا اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت ہے اُسکا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس نعمت کا شکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ ثابت ہوا ہے کہ اسمین اللہ تعالی کا شکر اور لڑکے کی سلامتی کی طلب ہے۔ **دوسرا نکتہ** اس اختلاف کے بیان مین کہ لڑکی لڑکا دونو کا عقیقہ برابر ہے یا مختلف مطلب یہ کہ لڑکی لڑکا دونون کے لیے ایک ایک بکری چاہیے یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری درکار ہے سو اکثر علماء کے نزدیک مختار یہ ہے کہ لڑکا ہوئے مین دو اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ذبح کرین اور اسی پر اہل علم عمل کرتے رہے یہی مذہب بہت قوی اور ٹھیک ہے اسواسطے کہ یہ حدیث جو اوپر گذری کہ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ یعنی لڑکا ہو تو دو بکریان ذبح ہون بہت قوی صحیح ہے بہت سے بڑے بڑے صحابہ اسکے راوی ہین چنانچہ ترمذی سے نقل ہے کہ اس مقدمہ کے حدیث کی روایت حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ اور ام کرز و بریدہ و سمرہ و ابوہریرہ و عبداللہ بن عمرو و انس و سلمان بن عامر اور ابن عباس ایسے ایسے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم نے کی ہے اور ام کرز کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعضے عالم کہتے ہین کہ لڑکی لڑکا دونون برابر ہین ہر ہر سے ایک ایک بکری ذبح کرین چنانچہ چنانچہ یہ مضمون حجۃ العقیقہ مین موجود ہے اَمَّا عَدَدُ الشَّاۃِ فَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَقَدْ قَالَ جَمْعٌ وَمِنْہُمُ الشَّافِعِیُّ یُسَوّٰی بَیْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِیَۃِ عَنْ کُلٍّ شَاۃٌ وَہُوَ قَوْلُ مَالِکٍ اور بعض علماء کے ایک بکری ذبح کرنے مین دو حدیثون کی سند لاتے ہین **پہلی حدیث** یہ ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ شَاۃً وَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِیْ رَاْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ

بِزِنَةِ شَعْرِہٖ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذَا فِي مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ یعنی امام محمد باقرؒ امام زین العابدینؒ کے بیٹے امام حسینؓ کے پوتے نے علی بن ابیطالبؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور حضرت فاطمہ زہراؓ کو فرمایا کہ اسکا سر منڈوا اور بالون بھر چاندی خیرات کر سو تولا ہم نے وہ بال تو ایک درہم بھر نکلا اور یہان راوی کو شک ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک درہم بھر فرمایا یا کچھ کم یا اسکو حضرت علیؓ نے تخمیناً فرمایا ہو اصل حال خدا جانے اس حدیث کے راوی ترمذی ہین اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکا اسناد متصل نہین اسواسطے کہ امام محمد باقرؒ نے حضرت علیؓ کو نہین پایا یہ مضمون مشکوۃ کا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری ہے فِي الْمِرْقَاةِ نَقْلًا عَنْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِخْتَلَفُوْا فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى التَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمَا بِاَنْ يُّعَقَّ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاةٌ وَاحِدَةٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ يُعَقُّ عَنِ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ شَاةٌ شَاةٌ وَمِثْلُهٗ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ یعنی مرقاۃ مین شرح السنہ سے نقل کیا ہے کہ لڑکا لڑکی کی برابری مین عالمون کا اختلاف ہے سو ایک گروہ تو برابری کی طرف گئے ہین اور انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مذکر اور مونث کے عقیقے مین ایک بکری ذبح کی جاوے اور ایسے ہی عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور یہی امام مالکؒ کا قول ہے اور دوسری حدیث یہ ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِؓ وَالْحُسَيْنِؓ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ یعنی ابن عباسؓ نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا عقیقہ ایک ایک دنبے سے کیا اور نسائی کی روایت مین دو دو دنبے ہین اور ان دونون حدیثون کا علمانے کئی وجہ سے جواب دیا ہے پہلی وجہ یہ کہ حضرت حسنینؓ کے عقیقہ کا حکم ام کرز کی حدیث سے منسوخ ہوگیا اسواسطے کہ حضرت امام حسنؓ کا تولد جس سال جنگ احد واقع ہوئی اُس سال ہوا اور اُسکے دوسرے برس امام حسینؓ پیدا ہوئے اور ام کرز کی حدیث چھہ برس بعد جس سال جنگ حدیبیہ درپیش ہوئی تب کی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ پچھلی حدیث پہلی کی ناسخ ہوتی ہے تو یہ سند ٹھیک نہ ہوئی۔ دوسری وجہ یہ کہ پیغمبرؐ کا قول پیغمبرؐ کے فعل سے زیادہ قوی نہین اور پوری دلیل حکم کی ہے کیونکہ فعل کبھی حضرت کو خاص ہوتا ہے اور کسیکو ویسا کرنا درست نہین ہوتا بخلاف قول کے کہ اس مین کسی شخص کی خصوصیت کا احتمال نہین مگر ہان جب حضرتؐ خود کسیکو خاص کر دین تو وہ بات جُدی ہے تیسری وجہ یہ کہ پیغمبرؐ کے فعل سے فقط اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کام جائز ہے بُرا نہین اور قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام مستحب ہے اسواسطے کہ شارع جس کام کا حکم کرے اُسکا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ مستحب ہو۔ چوتھی یہ کہ اللہ تعالی نے مردکو

عورت پر بڑائی دی ہے چنانچہ میراث مین مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا اور ایک مرد کی گواہی دو عورتون کی برابر ٹھہرائے
اور نماز مین عورت کی امامت درست نہیں عورت کو ملک کی حکومت اور امامت کا حکم نہ کیا تو ضرور ہوا کہ عقیقہ مین
بھی مرد اور عورت مین فرق اور امتیاز ہو اور یہ فرق دو ہی طور سے ہو سکتا ہے ایک یہ کہ لڑکے کے لئے عقیقہ ہو اور لڑکی کے لئے
نہو جیسے مرد کی امامت درست ہے عورت کی نہیں دوسرے یہ کہ لڑکے کے تولد مین دو بکریان ذبح ہون اور لڑکی کے تولد مین
ایک ذبح ہو سو پہلا طور تو ہو نہیں سکتا اسواسطے کہ لڑکی کے عقیقہ مقدمہ مین حدیثین موجود ہین تو باقی رہا دوسرا
طور تو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جن حدیثون مین لڑکے کے تولد مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ثابت ہوتی
ہے وہ راجح اور قوی ہین اور یہی مطلب ہے یہ سب مضمون سفر السعادت کی شرح مین شیخ عبد الحق دہلوی رح نے لکھا ہے۔
پانچوین وجہ یہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت امام حسن رض کے تولد مین جو ایک بکری ذبح کی تو
اس سے فقط اتنا معلوم ہوا کہ یہ لازم نہیں ہے کہ دونون بکریان پیدا ہونیکے ساتوین ہی دن ذبح کرین تو بلکہ اس مین احتمال
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ایک بکری امام حسن رض کے تولد کے دن ذبح کی ہو اور دوسری ساتوین دن یہ مضمون
مرقاۃ کا ہے۔ اور محققون نے اس مقام پر یہ اختیار کیا ہے کہ بہتر اور افضل تو یہ کہ لڑکے کے لئے دو بکریان ہون پھر اگر ایک ہی
ہو تو بھی جائز ہے اور لڑکی کیواسطے ایک ذبح کرین۔ اور جاننا چاہیے کہ لڑکے کے تولد سے بہت خوشی[۱] نہ کرین اور لڑکی کے تولد مین
غمگین نہ ہووین کہ لڑکیونکا ثواب بہت ہے اور بہت لڑکون والون نے آرزو کی ہے کہ کاش ہمارے لڑکا نہوتا لڑکی ہوتی یہ مضمون
مسائل اربعین اور سراج المنیر کا ہے۔ **تیسرا دقیقہ** اس بیان مین کہ عقیقہ سنت ہے یا واجب سو جاننا چاہیے کہ امام مالک
اور شافعی اور احمد حنبل رح کے نزدیک عقیقہ سنت ہے شرح مقدمہ مین ہے اَلْعَقِيقَةُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِلْخَبَرِ السَّابِقِ وَعَنْ
یعنی عقیقہ سنت مؤکدہ ہے اگلی حدیث کی دلیل سے اور سوا اسکے اور حدیثین بھی موجود ہین اور ایک روایت مین ہے کہ امام احمد حنبل
کے نزدیک واجب ہے لیکن امام اعظم رح کے نزدیک سنت نہیں مباح ہے فِي الرِّسَالَةِ المُتَرْجَمَةِ الحَقِيقَةِ العَقِيقَةِ نَاقِلًا عَنْ
مَجْمُوعِ الرِّوَايَاتِ اَلْعَقِيقَةُ سُنَّةٌ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَوَاجِبَةٌ عِنْدَ بَعْضِ النَّاسِ وَعِنْدَنَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ
وَلَا سُنَّةٍ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَسَخَتِ الْأُضْحِيَةُ كُلَّ دَمٍ قَبْلَهَا یعنی اس رسالہ مین جسکا نام حقیقۃ العقیقہ
ہے مجموع الروایات سے نقل کر کے لکھا ہے کہ عقیقہ امام شافعی کے نزدیک سنت اور بعضے لوگون کے نزدیک واجب ہے اور ہمارے علما
کے نزدیک نہ واجب ہے نہ سنت اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی نے اپنے پہلے کے سب خون منسوخ
کردیئے اور بعضون نے یہ زعم کیا ہے کہ عقیقہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک بدعت ہے لیکن محققین حنفیہ اس طرف گئے ہین کہ بدعت
کی نسبت امام صاحب کی طرف صریح افترا ہے بلکہ حنفیون کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اور امام محمد کی موطا مین ہے کہ عقیقہ

[۱] یعنی جسکو چاہتا ہے مؤنث دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے مذکر دیتا ہے سو مؤنث کو مقدم کرنے سے معلوم ہوا کہ لڑکیون کے تولد مین بہت سا خوشدل ہونا چاہیے ۱۲

جاہلیت کی رسم تھی سو پہلے اسلام میں جاری رہی پھر اسکو بعد قربانی نے سب اگلے ذبح منسوخ کر دیئے جیسے کہ رمضان کے روزون نے سب روزے منسوخ کر دیئے اور جیسے جنابت کے غسل نے سارے پہلے غسل منسوخ کر دیئے اور زکوٰۃ نے پیشتر کے صدقے منسوخ کر دیئے ایسا ہی مضمون شرح سفر السعادۃ کا ہے۔ **چوتھا دقیقہ** اِس مین دو تتمے مین۔ **پہلا تتمہ** اِسمین کئی فائدے مذکور ہین جو عقیقہ سے تعلق رکھتے ہین سو معلوم کیا چاہیئے ایک لڑکون کا حق ماں باپ کے ذمہ پر یہ ہے کہ پیدا ہونے سے ساتوین دن لڑکے کا عقیقہ کرین لیکن اُس لڑکے کے مال سے نہ کرین پھر اگر اُسکے مال سے کیا تو تاوان یعنی بدلا دینا لازم ہوگا سو اگر باپ کو عقیقے کا مقدور نہو اور ماں سے ہو سکتا ہو تو ماں ہی کرے چنانچہ شرح مقدمہ مین لکھا ہے

وَالْمُخَاطَبُ بِهَا مَنْ عَلَيْهِ نَفَقَةُ الْوَلَدِ فَلَيْسَ لِلْوَلِيِّ فِعْلُهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهِ لِاَنَّهَا تَبَرُّعٌ فَاِنْ فَعَلَ ضَمِنَ وَلَا يُخَاطَبُ بِهَا الْاُمُّ اِلَّا عِنْدَ اِعْسَارِ الْاَبِ **یعنی** عقیقے کا حکم اُسپر ہے جسپر لڑکے کا کھانا کپڑا واجب ہے سو لڑکے کے ولی کو اُسکے مال سے عقیقہ کرنا درست نہین اسواسطے کہ عقیقہ نفل ہے اپنی طرف سے احسان سو اگر اُس کے مال سے کیا تو ضمان دینا ہوگا اور ماں کو عقیقے کا حکم نہین مگر جب باپ بیمقدور ہو تو البتہ ماں کر دے اور عقیقہ کیا ہے لڑکا پیدا ہونے مین دو بکریاں اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ذبح کرنا اور اگر ساتوین دن عقیقہ نہ ہو سکے تو امام شافعی سے روایت ہے کہ چودھوین[14] دن کرے اور اگر اس دن بھی نہ ہو سکے تو اکیسوین[21] دن کرے اگر اس دن بھی اتفاق نہ ہو تو اٹھائیسوین[28] دن کرے اور اگر اس دن بھی رہجاوے تو پینتیسوین[35] دن کرے اور اگر اُس دن بھی موقوف رہے تو بیالیس[42] دن گذرین تب یہ سنت ادا کرے اسیطرح سات سات بڑھاتا جاوے پھر اگر مہینے گزر جاوین تو بھی سات کا حساب لگاتا جاوے مثلاً سات مہینے بعد یا چودہ مہینے بعد یا اکیس[21] مہینے بعد پھر اسیطرح برسونکا شمار کرے سات برس یا چودہ[14] برس یا اکیس[21] برس اور علی ہذا القیاس اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ فرزند نر کے تولد مین ایک بکری تو اُسکے پیدا ہونیکے دن ذبح کرین اور دوسری ساتوین دن اور عقیقے کے جانور مین شرط ہے کہ موٹا اور تندرست اور ہاتھ پانون سے سلامت ہو جیسی قربانی کا جانور چنانچہ شرح المقدمہ مین ہے وَهِيَ كَالْ

اُضْحِيَةِ فِي سِنِّهَا وَجِنْسِهَا وَسَلَامَتِهَا مِمَّا يَمْنَعُ الْاِجْزَاءَ وَفِي اَفْضَلِهَا وَالْاَكْلِ مِنْهَا وَالتَّصَدُّقِ وَالْاِهْدَاءِ وَالْاِدِّخَارِ وَفِي امْتِنَاعِ نَحْوِ الْبَيْعِ وَفِي التَّعَيُّنِ بِالتَّعْيِيْنِ وَاعْتِبَارِ النِّيَّةِ وَفِي غَيْرِ ذٰلِكَ **یعنی** قربانی کے جانور کیطرح عقیقے مین جانور کا بھی لحاظ کرین اُس کی عمر مین یعنی جیسے وہ دانا ہوا چاہیئے ویسے ہی یہ اور جنس مین یعنی جیسے قربانی کرنا مینڈھے اور دنبے اور اونٹ اور گائے کے حصے سے درست ہے ویسے ہی عقیقہ درست ہے اور جیسا اُسکا بدن بے عیب چاہیئے کہ قربانی کو کفایت کرے ویسا ہی اِسکا چاہیئے اور جیسا

۵۳ جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پانون کٹا ہو یا اسکا کان تیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہو یا اُس کی دم تیسرے حصہ سے زیادہ کٹی ہو یا اُسکی آنکھ تیسرے حصہ سے زیادہ (دو...

اُنمین اچھا جانور چاہئے ویسے ہی اِسمین اور جو اُسکو کہاوے سو اِسکو کہاوے اور جیسے اُسکو خیرات کرین ویسے اِسکو خیرات کرین اور جیسے وہ دوستون کو تحفہ بہیجا جاوے ویسے ہی یہ اور جیسا وہ باسی رکہا جاوے ویسا ہی یہ اور جیسا اُسکا بیچنا منع ہے ویسا ہی اِسکا اور جیسا وہ معین کرنیسے معین ہوجاتا ہے ویسے ہی یہ اور جیسے اس مین نیت کا اعتبار ہے ویسے ہی اِسمین اور اِسکے سوا اور چیزون مین قربانی اور عقیقے کا ایک حکم ہے اور عقیقے کے جانور کی ہڈیان اسطرح علحدہ کرین کہ ٹوٹ نہ جاوین اسواسطے کہ ہڈی نہ ٹوٹنے مین لڑکے کی سلامتی کی تفاؤل ہے اور یہی امام مالک کا مذہب ہے شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہے لَا یُکْسَرُ لِلْعَقِیْقَۃِ عَظْمٌ مِّنْ عِظَامِھَا بَلْ یُقْطَعُ مِنَ الْمَفَاصِلِ کہ عقیقے کی ہڈی نہ توڑی جاوے بلکہ جوڑ جوڑ سے چہڑا لیا جاوے اور مشکوۃ کے ترجمہ مین ہے کہ امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ ہڈی توڑی جاوے اور میزان شعرانی مین ہے کہ امام شافعی اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستحب ہے کہ ہڈی نہ توڑی جاوے اور بعضے علما ہڈی توڑنیکو مستحب کہتے ہین کہ اس مین لڑکے کی تواضع وانکسار کی فال ہے جاننا چاہئے کہ بہتر یہ ہے کہ عقیقے کو لڑکیکا باپ یا دادا یا چچا ذبح کرے یا انکا نائب یعنی جسکو یہ کہین وہ ذبح کرے اور نہین تو جو کوئی ہو اور یہ بہی عقیقے کے تابع ہے کہ بعد ذبح کے مولود کے سر کے بال منڈوا کے بالون بہر چاندی یا سونا تول کے محتاجون کو دیدیوین اور بال زمین مین گاڑدیوین یہ مضمون طیبی مشکوۃ کی شرح کا ہے اور اِس لڑکے کے سر پر کوئی چیز خوشبو کی جیسے زعفران اور صندل ملین۔ اور جاہلیت کی رسم تہی کہ جب جانور ذبح کرنیکا ارادہ کرتے تھے تو اُس جانور کے تہوڑے سے بال لیکر اُسکی گردن کی رگون کے مقابل رکہتے تہے اور جو خون ان رگون سے نکلتا تہا انہین اُن بالون کو تر کر کے سر پر ملتے تہے کہ خون کی لکیرین اُسکے سر پر بنجاوین بعد اسکے سر کو دہوکر منڈواتے تہے اسکو تدمیہ کہتے ہین یہ بُری رسم ہے اس سے پرہیز کرین فِیْ شَرْحِ الْمُقَدِّمَۃِ وَیُکْرَہُ تَلْطِیْخُ رَاْسِ الْمَوْلُوْدِ بِالدَّمِ لِاَنَّہٗ فِعْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ اور مشکوۃ مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَّلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنُلَطِّخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ یعنی جاہلیت کے زمانہ مین ہمارا یہ حال تہا کہ جب ہم مین کسیکے لڑکا پیدا ہوتا تہا تو ایک بکری ذبح کرتے تہے اور اُسکا خون اُس لڑکے کے سر پر لگاتے تہے پہر جب اسلام آیا تو ہم ساتوین دن ایک بکری ذبح کرتے تہے اور اسکا سر منڈواتے تہے اور سر پر زعفران لگا دیتے تہے اِس حدیث کو روایت کیا ابوداؤد نے اور رزین نے اتنی لفظ اور بڑہائی ہے کہ ہم اُسکا نام رکہتے تہے اور خطابی کہتے ہین کہ اُس لڑکے کا سر خون سے بہر کے نجس کرنا کیونکر درست ہو حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مولود سے ایذا کی چیز اور

(بقیہ)
...ہو یا اُسکا چوتہا
...حصہ سے زیادہ
...ہو تو ان سب
...کی قربانی درست
...ن اور اگر جانور
...یعنے بے سینگ کا
...خصی یعنی بدہیا ہو
...دیوانہ ہو تو قربانی
...درست ہے اور اگر
...کانا یا ایسا
...ہو کہ پاؤن مین
...ہو یا لنگڑا ہو
...قربانی کی جگہ تک
...سکے تو اُس کی
...قربانی درست نہین ۱۲
مترجم

تقسیم گوشت عقیقہ

اور نجاست دور کرو اور عقیقے کا گوشت بانٹنے کا طریق مستحب یہ ہے کہ اُس جانور کا سر مونڈنیوالیکو دین اور ایک ران دائی
جنائی کو دین بعد اسکے باقی گوشت کے تین حصے کرین سو ایک حصہ تو فقیرون محتاجونکو دین اور دو حصے اقربا اور
ہمسایہ کو تقسیم کرین یہ تقریر مسائل اربعین کی ہے اور عقیقہ کا چمڑا اور سر اور پائے گاڑ دینا جو مشہور ہے سو اُسکا
کسی کتاب مین کچھ اثر نہین معلوم ہوتا تو ظاہر یہ ہے کہ ناجائز ہو اسلئے کہ اسمین تلف مال اور مال کا تلف کرنا شرع
درست نہین اور امام شافعی کی مذہب کی کتابون مین مذکور ہے کہ عقیقے کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہے اور
اگر شیرینی پکوادین تو اور بھی بہتر ہے کہ اس مین لڑکے کی شیرینی اخلاق کی فال ہے چنانچہ یہ مضمون شرح مقدمہ
مین موجود ہے وَاَنْ یَّطْبَخَ بِحُلْوٍ تَفَاؤُلًا بِحَلَاوَةِ اَخْلَاقِ الْمَوْلُوْدِ اور یہ جو مشہور ہے کہ عقیقے کا گوشت عقیقہ
والے مان باپ دادی دادا نانی نانا بیٹا بیٹی پوتا پوتی نہ کھاوین سو مسلمانون اور صالحون کی رسم ہے مَا رَاٰهُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ بلکہ خاتم المحدثین نے حدیث كُلُّ غُلَامٍ مَرْهُوْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ
سے نکالا ہے کہ اس حدیث مین رہن کی لفظ کہ گرو کے معنی مین ہے فدیہ دینے پر دلالت کرتی ہے اسیواسطے مان باپ وغیرہ
کو کہ اُسکی طرف سے فدیہ دینے کا ارادہ رکھتے ہین کھانا مکروہ ہے چنانچہ اسی سبب سے مسلمانون کی عادت جاری ہے کہ مان
باپ اس گوشت کو نہین کھاتے اور فقہا کی فہم بموجب اس حدیث مین اس معنی کی طرف لطیف اشارہ ہے چنانچہ یہ
تقریر تحفۃ المشتاق فی بیان النکاح والصداق مین موجود ہے اور عقیقہ مین اونٹ اور گائے بھی ذبح کرنا درست ہے
اور ان دونون کا ساتوان حصہ بمنزلہ ایک بکری کے ہے سُبْعُ الْبَدَنَةِ اَوِ الْبَقَرَةِ كَشَاةٍ شرح مقدمہ کی
عبارت موجود ہے یعنی ساتوان حصہ اونٹ یا گائے کا ایک بکری کا حکم رکھتا ہے اور جب ارادہ ذبح کا کرے تو یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر ذبح کرے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ
وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ یعنی
اے اللہ یہ عقیقہ میرے بیٹے کا ہے جسکا فلانا نام ہے اِسکا خون اُسکے خون کے بدلے اور اِسکا گوشت اُسکے گوشت کے بدلے اور اِسکی
ہڈی اُسکی ہڈی کے بدلے اور اِسکا چمڑا اُسکے چمڑے کے بدلے اور اِسکے بال اُسکے بالون کے بدلے بار خدایا کردے اس عقیقہ کو میرے بیٹے کا
اوٹ آگ سے پھر اگر ذبح کرنیوالا لڑکے کا باپ نہو کوئی اور ہو تو اُسکا اور اُسکے باپ دونونکا نام لیوے کہ یہ عقیقہ فلانے کے
بیٹے فلانے کا ہے اور اگر مولود مؤنث ہو تو ضمیر مذکر مؤنث کردیوے یعنی دَمُهَا بِدَمِهَا آخر تک پڑھے بعد اسکے یہ دعا
بھی پڑھ لے تب ذبح کرے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

سلم ...
کی جگہ بچہ ...
لیوے ...

لہٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنے مین نے منھہ کیا اُسکی طرف جسنے آسمان اور زمین بنائے ابراہیم کے دین پر ایکطرف کا ہو کر اور مین نہین شریک کرنیوالا بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا مرنا اللہ کیطرف ہی جو پروردگار ہی عالم کا کوئی نہین اُسکا شریک اور یہی مجھکو حکم ہوا اور مین حکم برداروں سے ہون ای اللہ تجھی سے اور تیری لئے ہی سب کچھہ اللہ کے نام سے مین شروع کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی **دوسرا تتمہ** اس مین اُن حقوق کا بیان ہی جو اولاد کے ماں باپ کے ذمہ ہین سو دریافت کیا چاہئے کہ **ایک حق** یہ ہی کہ اولاد پیدا ہو تو اُسکو نہلاوین اور سفید کپڑے مین اُسکو لیوین اور زرد کپڑے سے بچاوین چنانچہ حقیقۃ العقیقہ مین شرعہ سے نقل کر کے لکھا ہی کہ یُغْسَلُ وَيُلَفُّ الْمَوْلُوْدُ فِيْ خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ نَقِيَّةٍ وَلَا يُلَفُّ فِيْ خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ **دوسرا حق** یہ ہی کہ اُسکے کان مین اذان کہے عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رض بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنی ابو رافع سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نماز کی اذان دیتے حضرت امام حسن رض کے کان مین جب وہ پیدا ہوئے اور مفتاح النجاۃ مین ہی کہ جب ایک امام دونون امامون یعنی حسنین رض مین سے پیدا ہوئے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے داہنے کان مین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت اور امام حسین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جسکے کوئی اولاد پیدا ہووے تو چاہئے کہ داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہے اسکی برکت سے لڑکا مرض اُمّ الصِّبْیان سے محفوظ رہیگا - سید نے مشکوۃ کی شرح مین لکھا ہی کہ کَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُؤَذِّنُ فِي الْيُمْنٰى وَيُقِيْمُ فِي الْيُسْرٰى اور شرح مقدمہ مین ہی کہ يُسَنُّ اَنْ يُؤَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ الْيُمْنٰى وَاَنْ يُقَامَ فِي الْيُسْرٰى لِلْاِتِّبَاعِ وَلِاَنَّهٗ يَمْنَعُ ضَرَرَ اُمِّ الصِّبْيَانِ اسکا مطلب یہ ہی جو امام حسین رض کی روایت کا ہی جاننا چاہئے کہ اذان کہنا اسواسطے کہ لڑکے کو پہلے ہی دنیا مین آتے وقت اللہ تعالی کا نام سننا چاہئے پہر اذان کی تخصیص اسواسطے ہی کہ اس سے شیطان بھاگتا ہی اور رزین کی روایت مین آیا ہی کہ قُلْ ہُوَ اللہ بھی پڑھے اور روضہ مین ہی کہ مستحب ہی کہ لڑکے کے کان مین کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یعنے ای اللہ مین اس اولاد کو اور اسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا ہون شیطان مردود سے یہ مضمون مشکوۃ کی شرح اور شرح سفر السعادۃ کا ہی **تیسرا حق** یہ ہی کہ اُس لڑکے کے تالو مین کوئی میٹھی چیز ملین جیسے فرمایا شہد اسمین تفاؤل ہی کہ اُسکو اللہ تعالی ایمان کی

مٹھائی نصیب کرے حقیقۃ العقیقہ مین ہے وَتحنیکٌ بِالتَّمَرِ فِی المصَادِرِ التَّحنِیکُ کام کودک مالیدن آئے بمضع لہ التمرُ ثُمّ یطعم وَفِی العَینیِّ شرح البخارِیِّ وَیُستحبُّ تحنیکُہٗ وحملُہٗ اِلیٰ صالحٍ یُحنّکہُ فَاِن قلت مَا الحِکمۃُ فِی تحنیکِہٖ قُلتُ قَالَ بَعضُہُم یُصنعُ ذٰلِکَ بِالصَّبِیِّ لِیتمرّنَ علی الاَکلِ وَیقویٰ عَلَیہِ فیا سُبحَانَ اللہِ مَا اَبرد ھٰذا الکلامِ وَاَینَ وَقتُ الاَکلِ مِن وَقتِ التحنِیکِ وَھُوَ حِینَ یُولَدُ وَالاَکلُ غَالِبًا بَعدَ سَنتَینِ اَو اَقَلّ اَو اَکثَر وَالحِکمۃُ فِیہِ اَن یَّتفَاءَلَ لَہٗ بِالاِیمَانِ لِاَنَّ التَّمرَ ثَمرۃُ الشَّجرَۃِ الَّتِی شَبَّھَہا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّم بِالمُؤمِنِ وَبِحَلَاوَتِہٖ اَیضًا وَالاَولیٰ فِی التَّحنِیکِ التَّمرُ فَاِن لَّم یَتیسَّرَّ فَالرُّطَبُ وَالّا فَشیءٌ حُلوٌ وَعَسَلُ النَّحلِ اَولیٰ مِن غَیرِہٖ ثُمّ مَا لَم تَمسّہُ النَّارُ **یعنے تحنیک** کیاجاوے لڑکے کا چھوہارے سے تاج المصادر لغت کی کتاب مین لکھا ہے کہ تحنیک کے معنے لڑکے کا تالو ملنا مطلب یہ ہے کہ چھوارا چبا کر اُسکو کہلانا اور عینی بخاری کی شرح مین ہے کہ مستحب ہے لڑکے کی تحنیک اور لیجانا کسی اچھے آدمی پاس کہ وہ تحنیک کردے پہر اگر تو کہے کہ تحنیک مین کیا حکمت ہے تو مین کہونگا کہ بعضون کا قول تو یہ ہے کہ اسواسطے تحنیک کرتے ہین کہ اُسکو کہانے کی عادت ہوجاوے یعنی وہ کہانیکا خوگر ہوجاوے اور قوت حاصل ہو اُسکو کہانے پر سو یہ بات بڑے تعجب کی ہے اے سبحان اللہ کہان کہانیکا وقت کہان تحنیک کا وقت تحنیک پیدا ہونیکے وقت ہوتی ہے اور کہانا کم وبیش دو برس بعد ہوتا ہے حکمت اس مین لڑکے کے ایمان کی تفاؤل ہے اسواسطے کہ چھوہارا ایسے درخت کا پہل ہے کہ اُسکو اور اُس کی شیرینی کو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مومن سے اور اُسکی شیرینی کو ایمان سے تشبیہ دی ہے اور بہتر یہ ہے کہ خشک چھوہارے سے تحنیک کرین پہر اگر میسر نہو تو تر ہی چھوہارا سہی اور یہ بھی نہو تو جو میٹھی چیز بہم پہونچے اور مکہی کا شہد بہتر ہے اور شیرین چیزسے پہر اسکے بعد جو ایسی چیز ہو کہ آگ مین نہ پکی ہو روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خرما چبا کر عبداللہ بن زبیر کے منھ مین ڈالا تو پہلی چیز کہ اُسکے شکم کے اندر گئی حضرت کے دہن مبارک کا لعاب ہی تہا بعد اُسکے حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خرما اُنکے تالو مین ملا پہر لڑکا کہ اسلام کے زمانے مین پیدا ہوا ابن زبیر ہی تہے اُنکی پیدایش کی مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی تہی سبب یہ کہ لوگ کہتے تہے کہ یہودیون نے سحر کیا ہے کہ مسلمانون کی اولاد نہ پیدا ہو یہ مضمون جامع شتی کا ہے۔ **چوتہا حق** یہ ہے کہ اسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا دودہ پلاوے فاسقہ اور اجلاف عورت کے دودہ سے بچاوے اور سنت تو یہی ہے کہ خود مان ہی پلاوے حدیث مین ہے کہ لَیسَ لِلصَّبِیِّ خَیرٌ مِن لَّبَنِ اُمِّہٖ یعنے نہین بہتر ہے لڑکے کے حق مین اُس کی مان کے دودہ سے یہ مضمون شرعۃ الاسلام کا ہے۔ **پانچوان حق** یہ ہے کہ

چوتہا حق

پانچوان ح

لڑکے کے رونے سے تنگدل اور ملول نہوا چاہیئے کہ روتے وقت لڑکا حق تعالیٰ جل شانہ کی حمد اور والدین کے لئے دعا اور استغفار کرتا ہے اور بعض اخبار مین وارد ہے کہ فرزند مومن چار مہینے تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا کرتا ہے بعد اُسکے چار مہینے تک مُحَمَّدٌ صلعم رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا رہتا ہے بعد اسکے چار مہینے تک اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ کا ورد کرتا ہے اور کافر کا لڑکا بھی کلمہ پڑھتا ہے لیکن دعا اور استغفار کی جگہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی وَالِدَیَّ کہتا ہے یہ سب تقریر شرح شرعۃ الاسلام مین ہے چھٹا حق یہ ہے کہ پیدا ہونیکے ساتوین دن اُس بچہ کا اچھا سا نام رکھے شرعۃ الاسلام مین ہے وَیُحْسِنُ اسْمَ وَلَدِہٖ فَاِنَّہٗ یُدْعٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَیُسَمِّیْہِ بِالْمُہِمِّ مِنْ اَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَحَبُّ مَا یُسَمّٰی بِہِ الْوَلَدُ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ **یعنے** اچھا نام رکھے اپنی اولاد کا کہ قیامت کے دن وہ اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پکارا جائیگا اور پیغمبرون کے نام پر نام رکھے اور بہت بہتر نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور اسکے سوا جس نام مین عبد کے لفظ یا امۃ کے لفظ ہو اللہ تعالیٰ کے کسی نام کیطرف مضاف ہو جیسے مذکر کا نام اور امۃ اللہ مونث کا نام یا اللہ دیا اور اللہ دی اور اللہ بخش وغیرہ نام اور ترمذی مین ابن عمر کی روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ساتوین دن لڑکے کا نام رکھنے کا حکم کیا مشکوٰۃ مین ہے اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُھَا ھَمَّامٌ وَّالْحَارِثُ **یعنے** بہت پیارا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمان ہے اور بہت سچا نام ہمام اور حارث ہے **فائدہ** عبد اللہ اور عبد الرحمن اسواسطے اچھا نام ٹھہرا کہ اِن نام سے بندگی کی صفت کہ حقیقت انسان کی ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے ثابت ہوتی ہے اور ہمام اور حارث اسواسطے سچا نام مقرر ہوا کہ ہمام کے معنی اندوہناک کے ہین اور کوئی شخص دنیا مین غم واندوہ سے خالی نہین اور حارث مشتق ہے حرث سے جسکے معنی کسب اور زراعت کے ہین اور دنیا مین سب لوگ کاسب ہین جو کچھ یہان بوئینگے وہان کاٹینگے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ اور یہ بھی روایت ہے کہ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ مَا حُمِّدَ وَمَا عُبِّدَ **یعنے** بہتر نام وہ ہے جو حمد اور عبد سے نکلا ہو جیسے محمد اور احمد اور عبد اللہ اور عبد الکریم اور سنن اور نسائی اور ابو داؤد مین وہب جشمی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ **یعنے** نام رکھو پیغمبرونکے نام پر یہ حضرت نے بطریق استحباب فرمایا کہ پیغمبر مخلوق مین افضل اور اکمل لوگ ہین تو انکے نام سب نامون سے اشرف اور افضل ہوے سیوطی کی جامع صغیر مین ہے کہ طبرانی نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی کہ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ ثَلٰثَۃُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدُھُمْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ صلعم فَقَدْ جَھِلَ **یعنے** جسکی تین اولادین ہوئین سو اُسنے ایک کا نام بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے نام پر

اسکا نام رکھے مضائقہ نہین اور اُسکو لڑکے کی عزت کرے جسکا نام محمد صلعم ہو حدیث مین آیا ہے کہ جب تم محمد نام رکھو کسی اولاد کا تو اس کی تعظیم کرو ۱۲ مولف

نام رکھا تو بیشک اُسنے اسکا ثواب نہ جانا اور بخاری و مسلم اور ابو داؤد مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے فرمایا تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ یعنی میرے نام پر نام رکھو جاننا چاہیے کہ حضرت کے نام پر نام رکھنا مستحب ہے اکثر روایتون مین اسکی ترغیب اور بشارت واقع ہے کہ جسکا نام محمد ہوگا اُسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم شفاعت کرینگے اور اُسکو بہشت مین لاوینگے چنانچہ صاحب قصیدۂ بردہ نے کہا ہے شعر

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ ۔ مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ ۔

اشرف الوسائل شرح شمائل مین ہے وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّتَحَرَّی التَّسْمِیَۃُ بِاِسْمٍ مِنْ اَسْمَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِخَبَرِ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُعَذِّبَنَّ اَحَدًا تَسَمّٰی بِاِسْمِکَ فِی النَّارِ یعنی لائق ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے کسی نام پر نام مقرر کیا جاوے اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہے ابو نعیم کی روایت سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھکو اپنی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز عذاب نہ کرونگا کسیکو جسکا نام تیرے نام پر ہوگا آگ مین اور یہی حدیث قدسی مین وارد ہے کہ اِنِّیْ اٰلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَّا اُدْخِلَ النَّارَ مَنِ اسْمُہٗ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ یعنی بیشک مین نے قسم کہائی اور ٹہیرالیا اپنے نفس پر کہ نہ داخل کرون آگ مین اُسکو جسکا نام احمد یا محمد ہو۔ اور ایسے نام جنمین خصومت اور بدخوئی نکلے ہرگز نہ رکہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے فرمایا کہ بُرا ہے حَرْب اور مُرَّہ ہے کہ پہلے سے لڑائی اور خصومت اور دوسرے سے تلخی اور بدخوئی ظاہر ہوتی ہے اور اُن نامونسے احتراز کرے کہ جنسے بڑی شان اور بڑا مرتبہ معلوم ہو جیسے شاہنشاہ اور مَلِکُ الْاَمْلَاک حدیث مین آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ خوارترین نامون مین اللہ تعالی کے نزدیک شاہنشاہ اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ لَا مَالِکَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی کوئی بادشاہ نہین سوا اللہ کے اور صحیح مسلم مین ہے کہ سخت غضب مین اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کے دن خدا تعالی کے نزدیک ہوگا کہ اُسنے اپنا نام مَلِکُ الْاَمْلَاک یعنی شاہنشاہ رکھا تہا۔ کوئی بادشاہ نہین اللہ تعالی کے سوا۔ جاننا چاہیے کہ ان نامون کے سوا جس نام مین ایسا وصف پایا جاوے اُسکا یہی حکم ہے مثال کیواسطے ایک دو نام لکہے گئے یہ مضمون سفر السعادت کی شرح کا ہے۔

ساتوان حق لڑکے کا ختنہ کرنا ہے مجمع البرکات مین ینابیع سے نقل کرکے لکہا ہے لِلْاَبِ اَنْ یَّخْتِنَ وَلَدَہٗ یعنی باپ کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کا ختنہ کرے۔ اس مقام پر ختنے کا معنی لکھنا مناسب ہے سو جاننا چاہیے کہ خَتْن بفتح خاے نقطہ دار اور سکون تاے مثنات کے ساتہ ختنہ کرنا اور اگر خا اور تا دونون کا زبر یعنی فتحہ ہو تو داماد اور خسر یعنی جورو کے باپ اور جورو کے رشتہ دار کو کہتے ہین اور خِتَان خا کے زیر یعنی کسرے کیساتھ ختنہ مرد اور عورت کے بیٹا کی

مخلص الانوار مین ...
اتفقوا علی تحریم ...
کل اسم معبد لغیر
اللہ کعبد عمر و عبد
الکعبۃ و اشبہ
ذلک یعنی علما ...
اتفاق کیا ہے کہ جتنے
مین خدا کے سوا اور ...
بندہ ہونا نکلے وہ نام
حرام ہے جیسے عبد عمر
اور عبد الکعبہ اور جو ایسے
ہون جیسے بندہ حسن
اور بندہ حسین بندہ علی
۱۲ مترجم۔

ساتوان حق

جگہ کاٹنا - اور خِتنہ خے اور تے دونون کے زیر یعنی کسرہ سے ساس یعنی جورو کی مان یہ سب قاموس مین ہے اور
جاننا چاہیئے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور اکثر علما اور بعضے شافعیونکے نزدیک ختنہ کرنا سنت ہے اور اشعار
اسلام سے ہے یہانتک اگر کسی شہر کے سب لوگ ملکر اتفاق کرین کہ ختنہ نہ کیا چاہیئے تو حاکم کو چاہیئے کہ اُنسے لڑے یہ مضمون
محیط سے منقول ہے اور فتاوای قاضیخان مین بہی ہے اِذَا اجْتَمَعَ اَهْلُ مِصْرٍ عَلٰى تَرْكِ الْخِتَانِ قَاتَلَهُمُ الْاِمَامُ
كَمَا يُقَاتِلُهُمْ فِيْ تَرْكِ سَائِرِ السُّنَنِ اور ختنہ کی مسنونیت کی مؤید امام احمد کی مسند مین حدیث ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اَلْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ وَمَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ اور اکثر شافعیون و بعضے مالکیون کے
نزدیک واجب ہے اور دونون گروہ کی دلیلین بڑی بڑی کتابونمین موجود ہین جسکو دیکھنا ہو دیکھ لے اور وقت ختنے مین
بہی اختلاف ہے سو امام اعظم سے منقول ہے کہ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ یعنی مجکو ختنے کے وقت کا کچھ علم نہین اور کوئی قطعی دلیل
اِسپر قائم نہین اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ سے بہی اِس مقدمہ مین کچھ ثابت نہین اور شمس الائمہ
سے روایت ہے کہ ختنے کا وقت اُسوقت سے شروع ہوتا ہے کہ لڑکا ختنے کی تکلیف کو سہہ سکے اور باقی رہتا ہے جبتک بالغ نہو
چنانچہ فتاوای قاضیخان مین یہ مضمون موجود ہے وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ لَمْ يُقَدِّرْ وَقْتَ الْخِتَانِ قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَائِيُّ
وَقْتُ الْخِتَانِ حِيْنَ يَحْتَمِلُ الصَّبِيُّ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ اور بعضے کہتے ہین کہ ختنہ پیدا ہونے کے ساتوین دن کیا چاہیئے اور
بعضون نے سات برس کے بعد تجویز کیا ہے اور بعضون نے نو برس کے بعد اور فتاوای قاضیخان مین ہے اگر نو برس سے کم عمر مین ختنہ کر ڈالا تو
بہتر ہے اور اگر کچھ تہوڑی زیادہ عمر کے بعد کرین تو بہی کچھ ڈر نہین اور وہ عبارت یہ ہے وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّخْتَنَ الصَّبِيُّ اِذَا بَلَغَ
تِسْعَ سِنِيْنَ فَاِنْ خَتَنُوْهُ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَحَسَنٌ وَاِنْ كَانَ فَوْقَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا قَالُوْا لَا بَاْسَ بِهٖ
اور بعضون نے دس برس بعد اختیار کیا ہے اور بعضے شافعیون نے یہ اختیار کیا ہے کہ لڑکے کے ولی پر واجب ہے
کہ قبل بلوغ کے اُسکا ختنہ کروا لے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ لڑکے کا حال دیکھین اگر اسکو طاقت ہو تو تاخیر نہ کرین
اور اگر ضعیف ہو تو قوت آنے تک درنگ مضایقہ نہین چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات مین موجود ہے اَلصَّحِيْحُ
مَا قَالَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ بِاَنَّهٗ لَا يُوَقَّتُ وَلٰكِنْ يُّنْظَرُ اِلٰى حَالِ الصَّبِيِّ فَاِنْ كَانَ بِهٖ مِنَ الْقُوَّةِ مَا
يُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ لَا يُؤَخَّرُ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ضَعِيْفًا فَاِنَّهٗ يُؤَخَّرُ اِلٰى اَنْ يَّقْوٰى ثُمَّ يُخْتَنُ
كَذَا فِيْ كَنْزِ الْعِبَادِ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے
ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ اسّی برس کی عمر مین واقع ہوا - اور تفسیر زاہدی مین ہے
کہ روی ہے اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اخْتَتَنَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ یعنی

بعضون نے کہا سنت ہے اور بعضے علما نے کہا واجب ہے اور بعضون نے کہا فرض ہے ۱۲ مؤلف . ۵۳ قدوم ایک گانون کا نام ہے شام مین ۱۲ مترجم

لہ مجمع شرعۃ الاسلام
... اِس حدیث کے
... کہا ہے - اِن لَّمْ
... مختون نا جانا
... یعنی ختنہ نہ سنت
... واجب لڑکا پرا ختنہ کیجے
... پیدا ہووے ۱۲ مترجم
... مکرمۃ کے لفظ
... رحمہ اور ... ضمیر
... بزرگی ہکا ...
مجمع شرعۃ الاسلام
... خزانۃ الفتاوی
... کہا ہے خِتَانٌ
... سُنَّةٌ وَاِ خِفَاضٌ
... الْمَرْاَةِ قَالَ
... الْقَاضِيْ
... وَقَالَ بَعْضُ
... سُنَّةٌ قَالَ
... وَاجِبٌ
... بَعْضُهُمْ فَرْضٌ
... مکرمۃ سنت
... بعضون نے کہا بعضے
... ہے اور القاضی
... کہا ہے کہ مکروہ ہے

روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا ختنہ قدوم مین ہوا اور وہ اسّی برس کے تھے اور حضرت اسحاقؑ کا ختنہ پیدا ہونیسے ساتوین دن ہوا اور
حضرت اسمٰعیلؑ کا تیرہوین برس تو حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد مین یہ سنت جاری ہے کہ تیرہوین برس ختنہ کیا کرتے ہین
یہ تقریر شرح سفر السعادت مین ہے اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ فخر الدین رازیؒ نے ختنے کی مشروعیت کی حکمت مین عجیب نکتہ
لکھا ہے کہ جبتک ختنہ نہووے اور سرِ ذکر کھال مین چھپا ہے تبتک آلہ مجامعت نرم ہوتا ہے اور صحبت کیوقت لذت زیادہ ملتی ہے
اور جب وہ چمڑا کٹ گیا اور سرِ ذکر ظاہر ہوگیا تو اُسمین کچھ کرختگی آجاتی ہے تو اِس صورت مین وہ پہلی لذت کم ہوجاتی ہے
حاصل یہ کہ جو عضو چھپا رہتا ہے اُسمین حِسّ اور لمس زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کھُلے عضو کے چنانچہ زبان اور لبون سے یہ تجربہ ظاہر ہے
اور شریعت کے حکمون مین درمیان کی راہ اور اعتدال ہے نہ افراط اور تفریط اسیواسطے نہ ایسا چھوڑتے ہین کہ بہت افراط سے لذت
ہو نہ ایسی تدبیر کرتے ہین کہ بالکل لذت باقی ہی نرہے بلکہ ختنہ کر ڈالتے ہین کہ اُسمین اعتدال نہ فوت ہووے **بیان ختنے کے**
لگاؤ کے مسئلے ذکر ہوتے ہین یاد رکھا چاہیے۔ **پہلا مسئلہ** جس لڑکے کا ختنہ ہوا اور اسکا چمڑا جتنا چاہیے اُتنا سب نہ کٹا اگر
آدھے سے زیادہ نہ کٹا تو اُسپر ختنے کا حکم جاری ہوگیا اور سنت ادا ہوگئی اور اگر آدھا یا آدھے سے کم کٹا تو اسکا ختنہ نہ ہوا اور
سنت باقی رہی ادا نہوئی **دوسرا مسئلہ** ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کئے ہوئے اُسکا اُتنا بدن ظاہر ہو جتنا ختنے سے
ظاہر ہوتا ہے اور اُسکو جو کوئی دیکھے تو یہ جانے کہ اِسکا ختنہ ہوگیا ہے اور اُسکا ختنہ بغیر ایذا اور تکلیف کے ممکن نہین تو اُسکو
کسی سیانے حجام کو دکھلاوین پھر اگر وہ کہے کہ اِسکا ختنہ کرنیسے حد سے بڑھجائیگا تو ختنہ نکرین اسقدر سے اُسپر سے ختنہ کا حکم اُتر
گیا **تیسرا مسئلہ** ایک بڈھا کافر مسلمان ہوا اور حجام نے کہا کہ اسکو ختنے کی طاقت نہین تو اُسکا ختنہ نکرین اور یہی حکم
اُس مسلمان کا ہے جو بڈھا ہوگیا اور اُسکا ختنہ نہوا یہ تینون مسئلے فتاوای قاضی خان مین ہین **چوتھا مسئلہ** جو لڑکا بالغ
ہوگیا اور اُسکو ختنے کی طاقت حاصل ہے تو اگلے حنفی علما اُسکا ختنہ منع کرتے تھے تاکہ اِس سنت کے ادا کرنے مین ستر چھپانا کہ فرض
ہے ترک نہووے پچھلے عالمون نے ازراہِ مصلحت جہان مرتد ہونیکا خوف ہو ایسے شخص کا ختنہ جائز رکھا ہے اور شافعی لوگ تو ختنے کو
فرض کہتے ہین تو اُنکے نزدیک مرتد ہونیکا خوف ہو یا نہو دونون صورت مین ختنہ ضرور ہی کرنا چاہیے یہ مضمون خاتم المحدثین
نے اپنے کسی رسالے مین لکھا ہے۔ اور بعضون نے اِس صورت مین یہ اختیار کیا ہے کہ اگر ہو سکے تو وہ شخص اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ

[illegible]

[illegible]

یا کسی عورت سے کہ ختنہ کرنا جانتی ہو نکاح کرلے کہ وہ ختنہ کردے یا ایسی لونڈی مول لے جس سے ختنہ ہو سکے چنانچہ فتاوے عالمگیریہ مین یہ مضمون موجود ہے۔ اُسکی عبارت یہ ہے وَقِیْلَ فِی خِتَانِ الْکَبِیْرِ اِذَا اَمْکَنَ اَنْ یَّخْتِنَ نَفْسَهٗ فَعَلَ وَاِلَّا لَمْ یَفْعَلْ اِلَّا اَنْ یُّمْکِنَهٗ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اَوْ یَشْتَرِیَ خَتَّانَةً فَتَخْتِنُهٗ۔

پانچوان مسئلہ سنت یہ ہے کہ ختنہ پیر کے دن آفتاب ڈہلے کرین اور اتوار کے دن مکروہ ہے جواہر الفتاوی مین ہے اَلسُّنَّةُ فِی الْخِتَانِ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَیُکْرَہُ یَوْمَ الْاَحَدِ لِاَنَّهٗ لِلْبِنَاءِ وَالزِّیَادَةِ وَهٰذَا نُقْصَانٌ **یعنی** ختنے مین سنت یہ ہے کہ پیر کے دن کیا جاوے زوال کے بعد اور اتوار کے دن مکروہ ہے اسواسطے کہ اتوار کے دن بنانے اور زیادتی کیواسطے ہے اور ختنہ نقصان اور کم کرنیکا نام ہے۔

آٹھوان حق یہ کہ جب اولاد کو دین کا علم سکھلا دے بیہودہ نہ ہونے دے۔ **نوان حق** یہ کہ جب اولاد بالغ ہوجاوے تو وہ اگر لڑکا ہے تو کسی شریف القوم عورت سے اُسکا نکاح کردے اور اگر لڑکی ہے تو اسکو کسی پرہیزگار آدمی سے بیاہ دے اور فاحشہ عورت اور بد وضع مرد سے لڑکی لڑکا دونون کو بچاوے کہ اس مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے اور بہت سا مہر نہ مقرر کرے کہ مہر کی خوبی تہوڑے ہی مین ہے چنانچہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصَّدَاقِ اَیْسَرُهٗ **یعنی** اچھا مہر وہ ہے جو تہوڑا ہو اس حدیث کے راوی ابو داؤد رض مین اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی دس درم شرعی جسکے ساڑہے اکتیس ماشے ہوتے ہین اور اکثر کی حد مقرر نہین اور اسکی تفصیل تحفة المشتاق فی بیان احکام النکاح والصداق مین ہے اس مختصر مین اُسکی گنجائش نہین۔

فائدہ مصنف رح نے اس رسالہ کے آخر مین لکہا ہے کہ جو ماں باپ کا حق اولاد پر اور استاد کا حق شاگرد پر اور پیر کا حق مرید پر ہے اُس کا بیان جامع رسالہ مین خوب تشریح سے ہم نے لکہا ہے اس رسالہ مین تطویل کے سبب نہ بیان کیا جسکو دیکہنا ہو تلاش کرکے اُس مین دیکہ لے وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ فقط

تمت

ص ... باربع ... الحسب ... الحسن [illegible]
والمال ... والطول ... [illegible] ... ان تلعن [illegible]
[illegible] الطعن ... القبح [illegible]
[illegible] ... یعنی عقلمند ... بیجا لالچ کر کے ایسی عورت سے نکاح کرو [illegible]
[illegible] ... حسب مین ... مال مین ... دین مین
اور جمال مین ... بڑہی ہوئی ہو [illegible] ... اچہی ہو
[illegible] ... ۱۳۱۲ ... المؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف خداوند عالم کو لایق ہی جسنی انسان کو حالات مختلف پر کبھی لڑکا اور کبھی جوان اور کبھی بڈھا بنایا
اور رحمت کاملہ نازل ہو اُسکی رسول مقبول پر جسنی ہر حال کا حکم جدا جدا فرمایا اور ہر وقت مین بہبود کا رستہ دکھایا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین **اما بعد** ہر چند اس رسالہ مین احکام عقیقہ کی بخوبی
بیان ہوی لیکن بعد عقیقہ کی جو طریقہ لڑکی کے ساتھ برتنا چاہیے اور جسطرح اُسکو علم اور ادب سکھلانا مناسب ہی مذکور نہ ہوا
لہذا چند سطرین اس امر کے بیان مین لکھی جاتی ہین - جاننا چاہیئے کہ تا امکان بچہ کو ماں ہی دودہ پلاوی - اگر ماں کی دودہ
نہ ہو یا کچھہ اور عذر ہو تو کسی عورت صالحہ قوم شریف سی دودہ پلوای اور رذیل اور بدکار عورت کا دودہ پلانا نہ چاہئی کہ بچی مین دودہ کا اثر
ہوتا ہی اور جسوقت دودہ پلاوی قبلہ رو بیٹھی اور بسم اللہ کہی اور جب پی چکی اُسکا مُنہہ رومال سی صاف کری اور بعد فراغت کی بول و براز
کی اُسکی جسم کو پانی سی پاک کری اور اُسکی تمام بدن کو نجاست سی پاک رکھا کری اور صبح و شام یہ دعا پڑہکر اُسپر دم کری اعوذ بکلمات
اللہ التامات من شر کل شیطان و هامۃ و من کل عین لامۃ اور الحمد ستر مرتبہ پڑہی اگر نہو سکی تو سات بار پڑہکر دم کیا کری اور جب بچہ کو
واسطی سلانیکی لوری دی یا جہولا مین جہلاوی جو کلمی بمعنی خلاف شرع عورت مین مروج ہین نہ کہی بلکہ کلمات پاک مانند حسبی ربی جل اللہ
ما فی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم
کہا کری کہ انکی کہنی سی بہت بڑا ثواب ہوتا ہی اور انکی برکت سی بچہ ہر آفت و بلای محفوظ رہتا ہی اور بچہ کو کوئی چیز حرام یا ناپاک یا نشہ کی
نہ پلاوی اور نہ کہلاوی اگرچہ بطریق دوا کی ہو اور جب کچھہ بولنی لگی اللہ کا نام اُسکو سکہلاوی اور جب زیادہ بولنی لگی تو کلمہ
طیب پڑہاوی اور آہستہ آہستہ ننانوی ۹۹ نام یاد کرواوی اور کلمات فحش اور بیحیائی اور دشنام کی بولنی سی روکی اور اسطرح
کی کلام سی منع کیا کری اور پاک و ناپاک اور حرام و حلال سی آگاہ کری اور طریقہ آداب و سلام کا سکہلاوی اور وقت کہانا کہلانی
کی اول دونون ہاتہ دُہلایا کری اور ادب سی بٹہلا کر بسم اللہ پڑہکر کہانا کہلانا شروع کری اور بعد فراغ کی الحمد للہ پڑہی
اور دونون ہاتہ دُہوی اور پانی پینی کیوقت بہی اول بسم اللہ اور آخر الحمد للہ کہی اور ستر کی ڈہانکنی کی عادت ڈالی اور
اُسکی کہولنی سی روکا کری کہ بے ضرورت برہنہ نہ ہوا کری اور موافق شرع اور موافق سنت کی کپڑی پہنایا کری کرتا ہو تو چاک
گریبان کا سینہ پر کہولی اور پاجامہ نصف ساق تک ہو یا زیادہ مگر اتنا نیچا نہ کری کہ ٹخنا ڈہکی کہ یہ درست نہین ہی اور لڑکی کو
کپڑی سرخ اور زرد اور ریشمی غیر مشروع ہرگز نہ پہناوی اور سر پر چوٹی اور پٹہہ اور گردہ نہ رکہی کہ منع ہی اور بچی کو جہوٹی قصی
اور بیہودہ حکایتین نہ سنایا کری بلکہ حالات پیغمبرون کی اور حکایات بزرگون کی سناتا ہی اور کلمات حکما اور علما کی
یاد کرائے اور جب بچہ مین طاقت ہو اُسکا ختنہ کرنا چاہیئی - اور سات برس سے زیادہ دیر کرنا اچھا نہین

اور وقت ختنے کے نشو کی چیز کھلانا پلانا روا نہیں اور تقریب ختنے کے شادی کرنا بطریق مسنون جائز ہی لیکن رسوم
اور اسراف بیجا کرنا نچاہیئے اور جب ہوشیار ہو تو کسی اُستاد دیندار اور پرہیزگار کے پاس واسطے قرآن شریف پڑہنے کے بٹھا
اگر حفظ کرے تو بہت بہتر ہی ورنہ ناظرہ تمام قرآن مجید پڑہوا ہے اور بدون قرآن شریف تمام ہوے کوئی کتاب شر
نکرائے اور نماز کے سکھلانے مین کوشش بہت کرے اور نماز کیواسطے تنبیہ و خبر بھی کرے اور پہلے آداب استنجا کرنیکے تعلیم کرے
وقت بول و براز کے قبلہ کیطرف منہہ نہ کرے اور مقام استنجے ڈھیلے سے صاف کر کے پانی سے پاک کرے اور طریقہ مسنونہ وضو او
سکھلاے اور مسائل نماز و روزہ سے خبردار کرے اور مسائل مختصرہ مثل احکام الایمان اور راہ نجات اور چہار باب و رسال
وغیرہ اور کتب مروجہ فارسی عقائد اور مسائل کی پڑہاے اور قواعد صرف و نحو کے اور منطق و معانی و فلسفہ و ریاضی
تعلیم کرے اور تحصیل کتب دینیہ یعنی تفسیر قرآن و حدیث شریف و فقہ مین بہت کوشش کراے اور تعلیم خط نسخ اور نستعلیق
اور حساب و انشاے روزمرہ کی بالضرور کرنا چاہیئے اور صحبت فسق و فجور اور لہو و لعب سے روکتا رہے اور کسیوقت مشق
گھوڑا دوڑانیکی اور فن سپاہ گری کی بھی کروایا کرے اور جب سن بلوغ کو پہونچے تو کسی لڑکی عفیفہ ہوشیار پرہیزگار
سے اُس کی نسبت کرے اور تا امکان اپنے قبیلہ اور عشیرہ مین کرے اور پہر بطریق مسنون اُسکا نکاح بغیر اسراف
اور ارتکاب بدعات اور رسوم منہیہ کے کردے اور احکام نکاح مسنون کے اور بیان بدعات اور رسوم کا کہ جنکے کرنے
نکاح مین فساد پیدا ہوتا ہی کتاب تحفۃ الزوجین اور ہادی الناظرین تصنیف نواب محمد قطب الدین
صاحب مین بتفصیل تمام مذکور ہین موافق اُنکے عمل مین لاوے۔
یہ حقوق اولاد کے والدین کے ذمہ پر ہین حق تبارک و تعالیٰ توفیق عمل کی بخشے بحرمت حبیبہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اجمعین
آمین

اور جو کوئی یہ کلمے اولاد کو سکھلاوے کہ ہر روز پڑہکر سوُ رہین اور اٹھتے ہوے بعد کلمہ طیب کے پڑہا دین کہ دونو عالم
پر جاوے اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب جگہ ہے۔ اللہ ہمین دیکھتا ہے۔ اللہ ہمارا
نگاہبان ہے۔ حضرت عبداللہ سہیل فرماتے ہین کہ ان کلمون کی مزاولت سے ایسا مقام حاصل ہو
ہر وقت گناہون سے محفوظ رہے اور سایۂ آسیب سے وہ لڑکا محفوظ رہتاہے اللہ باقی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر العالمین و آلہ و صحبہ اجمعین
رسالہ نکتۃ الانیقہ ترجمۂ عجالۃ القیقیہ فی مسائل العقیقۃ المسمیٰ بہ رسالۂ عقیقہ
ربیع الاول شریف ۱۳۱۳ھ واقع حیدرآباد دکن مطبع ابوالعلائی کارخانہ حقیر سید حسین مالک و تاجر کتب چھپا
لازال جاری بحمد حاجی محمد عبد الرحمان عفا اللہ عنہما